Regd. No. P/GDP-3
Phone No. 35
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
ہفت روزہ
بدر
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان
آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل کی جانیوالی عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعودؓ" اور اس کے نہایت ایمان افروز اور عالمگیر نتائج "بدر" کی اشاعتِ ھذا میں ملاحظہ فرمائیے۔
ادارۂ تحریر
ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائبین
شکیل احمد طاہر — سید وسیم احمد عجب شیر

ہفت روزہ بدر قادیان

مصلح موعود نمبر

بابت

۲ جمادی الثانی ۱۴۰۶ ہجری

مطابق

۱۳ تبلیغ ۱۳۶۵ ہش

۱۳ فروری ۱۹۸۶ء

جلد ۳۵ | شمارہ ۷

شرح چندہ

سالانہ ——— ۳۶ روپے

ششماہی ——— ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ——— ۷۵ پیسے

خاص نمبر ——— ۲.۰۰ روپے

اداریہ

پیشگوئی المصلح الموعود جس پر ایک سو سال گزر رہا ہے!!

اللہ تعالیٰ سے علم پا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پسر موعود کے متعلق جو عظیم الشان پیشگوئی شائع فرمائی تھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اس پر ایک صدی کا عرصہ گزر رہا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت ولادت سے بھی قبل شروع ہو گئی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ چیلنج پیشگوئی کے اندر موجود ہے کہ:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو، اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

اس پیشگوئی کی اشاعت پر بعض لوگ اس پہلو سے بھی مقابل پر آئے اور ناکام ہوئے۔ بعض نے کہا کہ نو سال کے اندر لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کے لیڈر پنڈت لیکھرام نے کلیات آریہ مسافر میں مخالفت کرتے ہوئے اور استہزاء کرتے ہوئے مصلح موعود کی اعلیٰ صفات کو منفی روپ دے کر اس استہزاء کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا جو اُن کی زندگی میں ہی وفات پا گیا اور وہ خود بھی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو گئے۔

اسی طرح مولوی سعد اللہ لدھیانوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بدترین مخالف تھے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک نہایت گندی اور ناپاک تحریر شائع کی اور حضورؑ کو اس میں ابتر بھی لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف انوار الاسلام میں اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"حق سے لڑتا رہ آخر اے مُردار تو دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے۔ بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت یہ الہام ہوا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اس الہامی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ سعد اللہ جو تجھے ابتر کہتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تیرا سلسلہ اولاد اور دوسری برکات کا منقطع ہو جائے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ خود ابتر رہے گا۔"

اُس وقت محمود نامی چودہ سالہ بیٹا سعد اللہ کا موجود تھا، اس کے بعد ۱۲ سال تک اس کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی اس نے اپنے بیٹے کی ۲۹ ویں سال میں شادی کا اہتمام کیا۔ مگر اس میں شریک نہ ہو سکا۔ اس سے پہلے ہی طاعون سے ۱۹۰۷ء میں ہلاک ہو گیا۔ شادی بعد میں ہوئی۔ اُس کے بیٹے کو کبھی اولاد نہ ہوئی۔ ایک مدت گزرنے پر مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ نے اس کی دوسری شادی کروائی، اولاد اس سے بھی نہ ہوئی۔ بالآخر وہ بھی ۱۹۲۰ء میں لاولد مر گیا ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور　　ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اصل حقیقت یہ ہے کہ قبل از وقت ابشر اولاد کی اطلاع اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ لوگوں کو ہی دیتا ہے۔ دوسرے لوگ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے جیسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روحانی فرزند کے لئے يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کے الفاظ میں دی۔ حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰقؑ کی حضرت مریمؑ کو حضرت مسیحؑ کی اور حضرت کرشن علیہ السلام کو اُن کے نامور بیٹے کی۔ ان پاکباز ہستیوں کے مقابل پر جو بھی آئے وہ ناکام و نامراد رہے۔ اب بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ جس کا زبردست ثبوت پیشگوئی مصلح موعود ہے۔

فروری ۱۸۸۶ء جس پر ایک سو سال کا عرصہ گزر رہا ہے اس کی ایک اور اہمیت بھی سامنے آئی ہے۔ اس وقت جناب پوپ پال ہندوستان کے دس روزہ سرکاری دورہ پر ہیں۔ اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ:۔

"بھارت سرکار کا کہنا ہے کہ پوپ بھارت کے راشٹرپتی کی دعوت پر یہاں آ رہے ہیں۔ لیکن در اصل وہ بھارت میں چرچ کی شتابدی پر آ رہے ہیں۔ ۱۸۸۶ء میں پہلی بار بھارت میں کیرل میں در بوجا، بمبئی، گوا، آگرہ، کلکتہ، پانڈیچری اور مدراس میں چرچ قائم کئے گئے تھے۔ اب ۱۹۸۶ء میں بھارت میں کیتھولک چرچ کے قیام کے ۱۰۰ سال پورے ہونے جا رہے ہیں۔ اس شتابدی سماروہ کے موقعہ پر پوپ بھارت آ رہے ہیں۔"

(روزنامہ ہند سماچار ۲۸ جنوری ۱۹۸۶ء جالندھر)

اس خبر میں کوئی صداقت ہے تو یہ ہے کہ ۱۸۸۶ء فروری میں جبکہ یہاں انگریزوں عیسائیوں کی حکومت تھی عیسائیت کو پھیلانے کے لئے چرچ قائم کرکے مؤثر اقدامات کئے گئے تھے۔ اور اس پر آج ٹھیک ایک سو سال کا عرصہ گزر رہا ہے۔ حسن اتفاق سے ایک مذہبی موازنہ کا موقعہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ایک طرف یہ "اقدامات" حکومت برطانیہ کے بل بوتے پر کئے جا رہے تھے۔ جس کا دعویٰ تھا کہ ہماری حکومت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور دوسری جانب مصلح موعود کی پیشگوئی کا اعلان ہو رہا تھا۔ مگر آج مشاہدہ ہمارے سامنے ہے کہ وہ مادی حکومت تو پیچھے ہٹتی ہٹتی پھر انگلستان میں محصور ہو گئی ہے جہاں سورج طلوع ہی نہیں ہوتا۔ اکثر بادل چھائے رہتے ہیں۔ کبھی کبھی دکھائی دیتا ہے۔ مگر اس کے مقابل پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روحانی حکومت زمین کے کناروں تک قائم ہو چکی ہے۔ جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

عزت مآب پوپ پال نے یکم فروری کو بھارت پہنچ کر اور زمین کو بوسہ دے کر فرمایا:۔

"میں ایکتا اور شانتی کے سیوادار کے طور پر بھارت آیا ہوں۔ بھارت کے سبھی دھرموں میں مجھے سچی دلچسپی ہے۔ عیسائیوں کے مقدس شہر اور بھارت کے اچھے اور پُرتپاک تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے پوپ نے کہا کہ عیسائی دھرم کے آغاز سے ہی چرچ بھارت میں موجود ہے۔"

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲ فروری ۱۹۸۶ء)

"آغاز سے ہی چرچ بھارت میں موجود ہے"۔ یہ ایک معنی خیز جملہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے زبردست تاریخی شواہد سے اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" میں حضرت مسیحؑ کا صلیب کی لعنتی موت سے بچ کر ہندوستان کشمیر میں آنا ثابت کیا ہے۔ مدراس میں تھامس حواری کا آنا بھی اسی حقیقت کی غمازی کرتا ہے۔ مدراس کا عظیم الشان تھامس چرچ راقم الحروف نے خود دیکھا ہے۔ عجیب بات ہے کہ جو تصاویر حضرت مسیح کی اس میں آویزاں ہیں اُن میں مسیح کے صلیب سے اتارنے کا جو نظارہ دکھایا گیا ہے اس میں حضرت مسیح کی پسلی اور سر اور گھٹنوں سے خون کی دھاریں بہتی ہوئی دکھائی گئی ہیں۔ جو اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ ابتدائی زمانہ کے عیسائی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ مسیح صلیب کی لعنتی موت سے بچا یا گیا۔ کیونکہ مرے ہوئے کا خون جم جاتا ہے۔

پنڈت جواہر لعل نہرو سابق وزیر اعظم ہند بھی اپنی مشہور کتاب "جھلکیاں آف ورلڈ ہسٹری" میں فرماتے ہیں:۔

"تمام وسطی ایشیا کشمیر لداخ اور تبت اور اسی طرح اس سے اگلے شمالی علاقہ میں اب بھی بہ مضبوط یقین پایا جاتا ہے کہ یسوع یا عیسیٰ نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا۔" (صفحہ ۴۸)

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ تبلیغ (فروری)۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● — سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ اہلیہ صاحبہ مستری محمد حسین صاحب درویش بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

● — جملہ درویشان کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود!

سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کو عطا کئے گئے قدرت رحمت اور قربت کا روشن نشان!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مصلح موعود" کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدائے رحیم و کریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلعم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایک ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی عظمت و شوکت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے آئینہ میں

فرمایا:-

"مفہوم پیشگوئی کا اگر بنظر یکجائی دیکھا جائے تو ایسا البشری طاقتوں سے بالاتر ہے جس کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔ اور اگر شک ہو تو اسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔ اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور در حقیقت یہ ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اہم ہے۔ ———— (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۴)

بفضلہٖ تعالےٰ و احسان و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے۔ اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ (" " " صفحہ ۱۱۵)

جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کی شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے خاص اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔" (" " " صفحہ ۱۱۷)

"وہ خدا تعالےٰ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۹ء)

"مَیں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا۔ تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدّت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزّ و جل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اس پیشگوئی کی صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو

میرے ذریعہ اسلام پر قائم ہوئے

حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا پُرشوکت حلفیہ اعلان

"آج میں اس جلسہ میں اسی واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔۔۔۔۔۔۔"

اس پیشگوئی کی صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو میرے ذریعہ اسلام پر قائم ہوئے۔ جو میرے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کے دلدادہ و شیدا بنے۔ عیسائی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔۔۔۔۔

خدائے علیم و خبیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ تیرا ایک بیٹا ہوگا اور وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ انگلستان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سپین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اٹلی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ برلن اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ہنگری اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ البانیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ یوگوسلاویہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ پولینڈ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ شمالی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جنوبی امریکہ گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سیرالیون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ گولڈ کوسٹ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ نائیجیریا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ مصر اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کینیا کالونی اس بات کی گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ یوگنڈا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ زنجبار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ٹانگانیکا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سیلون اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ماریشس اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ فلسطین اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ شام اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ روس اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ چین اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جاپان اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سماٹرا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جاوا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ملایا اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ بورنیو اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ایران اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کابل اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ہندوستان اس پیشگوئی پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

دنیا میں کونسا ایسا انسان ہے جس میں یہ طاقت ہے کہ وہ دلوں کو فتح کر سکے؟ دنیا میں کونسا ایسا انسان ہے جو لوگوں کو اس عظیم الشان قربانی پر آمادہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے اس قدر تغیرات پیدا کئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے لوگوں کے دلوں کو کھینچا اور انہیں اسلام کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے آمادہ کیا۔" (الفضل ۱۸ر فروری ۱۹۵۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:-

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا	جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا	دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی	فسبحان الذی اخزی الاعادی

(در ثمین)

تجھے حمد ہے میرا محمود بندہ تیرا	دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا	یہ روز مبارک سبحان من یرانی!

وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا

عنوان بالا کے الفاظ میں مصلح موعود کی ایک حقیقت بتائی گئی تھی اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا کو جو ایمان افروز علمی چیلنج دیئے حضور کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہیں ——— (ادارہ)

۱۔ "مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا ہو اور کسی مذہب کا پیروکار ہو قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اسی قرآن کریم سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بار بار دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابل میں لکھو۔ مگر کوئی امور نہیں بلکہ کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔۔۔۔۔ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ میں معارف بیان کر دوں گا۔" (تبلیغ حق ص۶۵)

۲۔ "میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی۔" (الفضل ۲۳ر اپریل ۱۹۴۴ء)

۳۔ "۔۔۔۔۔ آج میں دعویٰ کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں ۳۴، ۳۵ سال سے میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی "فلاسفر" دنیا کا کوئی پروفیسر دنیا کا کوئی ایم۔ اے خواہ وہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو اور وہ کسی علم کا جاننے والا ہو۔ خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو، خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے آکر قرآن کریم اور اسلام پر اعتراض کرے تو نہ صرف میں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں۔"

(الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۵۹ء)

۴۔ "اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے۔ اور جن میں انسان کے اخلاق اور اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ نوائع بتائے گئے ہیں تو اُن کے لکھنے میں ان میں مولویوں کو اپنے مقابل پر بلاتا ہوں اگر وہ آئیں تو دیکھیں کے حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اُن کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ اُن کے رہا خود بہ پردے پڑ جائیں گے۔ وہ کچھ بھی نہ لکھ سکیں گے۔ اگر اُن میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں۔"

(الفضل ۷ر جولائی ۱۹۳۵ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود کا ظہور

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک ضخیم اور معرکۃ الآراء تصنیف دیباچہ تفسیر القرآن جس میں حضورؓ نے نہایت لطیف اور معجزانہ انداز میں موازنہ مذاہب کے ساتھ ساتھ قرآنی صداقتوں کو پیش کیا ہے متعدد زبانوں میں اس کے تراجم شائع ہو چکے ہیں، حال ہی میں فرنچ زبان میں بھی اس کی اشاعت ہوئی ہے۔ اس کے آخری حصہ سے یہ ایمان افروز اقتباس پیش کیا جا رہا ہے ۔۔۔۔۔۔ (ادارہ)

"وہ خدا کہ جس نے قرآن شریف نازل کیا ہے۔ وہ خدا کہ جس نے اس دنیا کیلئے ایک روحانی نظام بنایا ہے جس کے ماتحت یہ دنیا ترقی کر رہی ہے۔ وہ خدا جس نے احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کو بتایا تھا کہ وہ ان کی ذریت سے ۱۸۸۹ء سے لے کر نو سال کے اندر ایک لڑکا پیدا کرے گا جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جلد جلد ترقی کرے گا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اسلام کو دنیا میں پھیلا کر اسیروں کی رستگاری اور مردوں کے احیاء کا موجب ہوگا۔ اس کی بات پوری ہوئی اور اس کا کلمہ اونچا رہا۔ ہر روز جو طلوع ہوتا تھا وہ میری کامیابی کے سامانوں کو ساتھ لاتا تھا اور ہر روز جو غروب ہوتا تھا وہ میرے دشمنوں کے تنزل کے اسباب چھوڑ جاتا تھا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو میرے ذریعہ سے دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ اور قدم قدم پر خدا تعالیٰ نے میری راہنمائی کی۔ اور بیسیوں موقعوں پر اپنے تازہ کلام سے مجھے مشرف فرمایا۔ یہاں تک کہ ایک دن اس نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا کہ میں ہی وہ موعود فرزند ہوں جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۶ء میں میری پیدائش سے تین سال پہلے دی تھی۔ اس وقت سے خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد اور بھی زیادہ زور پکڑ گئی۔ اور آج دنیا کے ہر براعظم پر احمدی مشنری اسلام کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں۔ قرآن جو ایک بند کتاب کے طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا، خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور مسیح موعود علیہ السلام کے فیض سے ہمارے لئے یہ کتاب کھول دی ہے اور اس میں سے نئے سے نئے علوم ہم پر ظاہر کئے جاتے ہیں، دنیا کا کوئی علم نہیں جو اسلام کے خلاف آواز اٹھاتا ہو اور اس کا جواب خدا تعالیٰ مجھے قرآن کریم سے ہی نہ سمجھا دیتا ہو۔ ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں، لیکن دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے، یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی اور دنیا اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی۔ اور باوجود اس کے کہ دنیا کی حالت اس وقت قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے، اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی۔ ایسی طرح کہ پھر اس کی جڑوں کا ہلانا انسان کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ اس شیطان کی برباد کردہ دنیا کے جنگل میں خدا نے پھر ایک بیج بویا ہے۔ میں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا۔ ترقی کرے گا۔ پھیلے گا اور پھلے گا اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں، جن کے دلوں کے مخفی گوشوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے وہ ایک دن اپنی مادی خواہشوں سے بیزار ہوں گی۔ اور بے تاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کے لئے دوڑیں گی۔ تب اس دنیا کے فساد دور ہو جائیں گے۔ اس کی تکلیفیں مٹا دی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت پھر اس دنیا میں قائم کر دی جائے گی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے لئے سب سے قیمتی متاع قرار پائے گی۔ اور دنیا کی یہ تبدیلی ہی فساد اور بدامنی کے دور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ اور صرف یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کا فساد اور بدامنی دور کی جا سکتی ہے۔ اس کے سوا سب کوششیں بیکار جائیں گی ۔۔۔۔۔۔

میں اس علمی تحفہ کے پیش کرنے کے علاوہ دنیا کے تمام مذاہب کے راستی پسند لوگوں سے کہتا ہوں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ قرآن کریم بھی ہر زمانہ میں پھل دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اپنا تازہ الہام نازل کرتا اور ان کے ہاتھ پر اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ پس کیوں نہ علمی غور اور فکر کے علاوہ اس مشاہدہ کے ذریعہ صداقت معلوم کر لی جائے۔ اگر مسیحی پوپ یا اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والا تازہ کلام پیش کریں جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو تو دنیا کو سچائی کے معلوم کرنے میں کس قدر سہولت ہو جائے گی۔ وہ پوپ اور پادری جو مسیح کی صلح کُل پالیسی کو ترک کر کے عیسائی فضا کو صلیبی جنگوں پر اکساتے رہے ہیں کیا وہ آج اس روحانی جنگ کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے؟ کاش وہ اس کے لئے تیار ہوں یا ان کے اتباع انہیں اس کے لئے آمادہ کریں تو دنیا ایک لمبے روحانی مرض سے جلد نجات حاصل کر سکے۔ اور خدا تعالیٰ کا جلال اور اس کی قدرت خارق عادت طور پر ظاہر ہو کر لوگوں کے ایمان اور روحانیت کی اصلاح کا موجب ہو۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۴۹۹ تا ۵۰۲)

ایک دلچسپ اتفاقی ڈرامہ

مستعار از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف لطیف "سوانح فضل عمر" سے ایک مختصر اقتباس درج ہے۔ پنڈت لیکھرام نے قبل از ولادت حضرت مصلح موعودؓ کی مخالفت شروع کر دی تھی اور مثبت صفات کو منفی روپ دے کر اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا تھا۔ مگر وہ خود لاولد ہو کر پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو گیا تھا۔ (ادارہ)

جو شاید تاریخ انبیائے عالم کسی دوسرے بچے کو پیدائش سے قبل ایسے ہنگامہ کا سامنا پیش نہیں کرنا پڑا اور اس کی کوئی نظیر مذہبی یا غیر مذہبی دنیا میں بھی نہیں ملتی کہ ایک بچہ جو ابھی پیدا بھی نہ ہوا ہو محلِ نزاع بن جائے اور اس کا امکانی وجود کروڑوں انسانوں کی بحث کا موضوع بن جائے اور مختلف مذاہب کے ہزارہا رہنما اس کی پیدائش سے قبل دل کی گہرائیوں سے یہ آرزو کریں کہ کاش وہ پیدا ہی نہ ہو۔ اور اگر وہ پیدا ہو بھی جائے تو خدا کرے وہ بیمار لنگڑا لولا، مغلوب اور ہزار قسم کے عیوب لئے وہ دنیا میں آئے تاکہ ان کے جذبۂ بغض و عناد کو تسکین ملے اور حاسدوں کے دلوں کو ٹھنڈک نصیب ہو۔ پھر جس کے متعلق لاکھوں دلوں میں یہ تمنائیں مچلتی ہوں کہ اگر وہ صحت مند ہی پیدا ہو جائے تو کاش ایسا ہو کہ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھنے سے پہلے ہی مر جائے یا بہت سے ایسے وبال اس پر آ پڑیں کہ کسی کام کے قابل نہ رہے یعنی زندہ رہے بھی تو اپنے چاہنے والوں کے دلوں کا ناسور بن کر زندہ رہے۔

یہ وہ منفرد بچہ تھا جس کی پیدائش سے قبل مذہبی دنیا نے ایک ایسا اتفاقی ڈرامہ دیکھا جس میں وہ تمام عناصر جمع ہو گئے تھے جو ایک ڈرامہ کی روح رواں ہوتے ہیں۔ آئیے! دیکھیں کہ مستقبل پر پڑا ہوا غیب کا تاریک کب اٹھتا اور ہمیں کیا دکھاتا ہے؟

جب حاسدین اور مخالفین کے اس مؤخر الذکر گروہ میں جس کا ذکر چل رہا ہے آریہ مت کا نامور پہلوان لیکھرام بھی دندناتا ہوا آن کودا۔ حضرت مرزا صاحب کے مدمقابل تمام مذہبی رہنماؤں میں وہ واحد شخص تھا جس نے یہاں تک بے باکی سے کام لیا کہ حضرت مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے کا صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ آپ کی پیشگوئی کے مقابل پر ایک اپنی پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے شائع کر دی۔ اس پیشگوئی نے ایک نیا اور نہایت ہی دلچسپ عنصر اس مقابلہ میں شامل کر دیا۔ یعنی عملاً اس دعویٰ کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کی گئی کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹی پیشگوئیاں منسوب کرنا کس قدر آسان ہے!

لیکھرام کی یہ پیشگوئی منفی پہلو رکھتی تھی یعنی ہر وہ خوشخبری جو حضرت مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے حق میں بیان فرمائی، لیکھرام کی پیشگوئی میں خدا تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کر کے اس کا انکار کیا گیا اور ہر اچھی خبر کے مقابل پر ایک بُری اور منحوس خبر گھڑ دی گئی۔ اور اس طرح یہ انتہائی دلچسپ مذہبی مقابلہ اپنے معراج کو پہنچا جبکہ وہ بچہ جس کے بارہ میں شہرت دوام کا وعدہ رکھنے والی متقابل پیشگوئیاں کی جا رہی تھیں، ابھی عدم سے وجود میں نہیں آیا تھا۔

بغرض موازنہ لیکھرام کی پیشگوئی بھی غیر معمولی اہمیت کی حامل اور اس لائق ہے کہ اس کا غور سے مطالعہ کیا جائے، کیونکہ:-

۱- اس کے مطالعہ سے رات اور دن، ظلمت اور نور کا فرق بڑا کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ ایک طرف حضرت مرزا صاحب کی مثبت پیشگوئی رکھیے، دوسری طرف پنڈت لیکھرام کی منفی پیشگوئی اور پھر یہ حقیقت نہ بھولیے کہ یہ دونوں ہی خدائے واحد کی طرف منسوب کی جا رہی ہیں، یہ ایک نہایت دلچسپ اور عبرت افزا موازنہ ہے۔

۲- پیشگوئی کا مطالعہ اس لئے بھی اہم ہے کہ اس پیشگوئی نے تجربہ میں آنیا اپنے ہی زمانہ میں عملاً یہ موقع نصیب ہو گیا کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والوں سے خدا تعالیٰ کے سلوک کا مشاہدہ کر سکیں۔ ایک خدا کی طرف دو مختلف مذاہب کے رہنماؤں کی طرف سے دو متضاد و متناقض پیشگوئیوں کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹی ہے۔

۳- پیشگوئی کا مطالعہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس میں مخالفین کے جذبات کی ساری روح سمٹ کر آ گئی ہے۔ اگرچہ لیکھرام بحیثیت آریہ لیڈر ہونے کے عیسائی یا مسلمان مخالفین کی نمائندگی نہیں کر سکتا تھا لیکن مرزا صاحب سے خدا تعالیٰ نے جس سلوک کی بے قرار تمنا سب مخالفین کے دلوں میں شدت سے مچل رہی تھی اس کی اس سے زیادہ صحیح اور مکمل تصویر نہیں کھینچی جا سکتی تھی۔

یہ مسئلہ کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ہمیں کیا دکھایا ہے؟ ناظرین آئندہ صفحات کے مطالعہ سے بآسانی معلوم کر سکیں گے۔

یومِ مصلح موعودؓ

رحمتیں ہوں یا الٰہی مصلح موعود پر
تیرے پیارے مہدئ موعود کے محمود پر
مظہر الحق رہنمائے منزلِ مقصود پر
عاشقِ خیر الرسل بحرِ عطاء و جود پر
جس پہ تھا ہر آن قرآنی معارف کا نزول
اُس سراپا حُسن و احسان بندۂ معبود پر
جس نے سکھلایا عمل سے عُسر میں اور یُسر میں
کیسے ہوتا ہے عمل اللہ کے فرمود پر
نوعِ انساں کی بھلائی کے لئے سینہ سپر
شان سے غالب رہا ہر دشمنِ مردود پر
مہرباں ہوں شاہِ کونین جنت الفردوس میں
عاشقِ قرآں فدائے شاہدِ مشہود پہ
فکر تھا جسکو فلاحِ خیرِ امت کا مدام
فضل کے باراں ہوں یارب اسکے ہر موجود پر
رحمتیں ہوں دودمانِ مہدئ مسعود پہ

عبد الرحیم راٹھور

پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت

از مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیشگوئی مصلح موعود کے پُر شوکت الفاظ میں ایک ایسے عظیم الشان انسان کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جس نے اپنے ہم عصر دنیا میں ہی نہیں بلکہ بعد کی دنیا میں بھی ایک بلند اور عالمگیر کام پیچھے چھوڑنا تھا اس میں ایک ایسے نورانی وجود کی ولادت کی خبر تھی جس نے عمر لمبی پانی تھی۔ نہایت ذکی اور فہیم ہونا تھا علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہونا تھا جسے کلام اللہ کا گہرا فہم عطا ہونا تھا۔ اور جس نے زمین کے کناروں تک شہرت پانی تھی اور ایک روحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالنی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے بہت سے ایسے اجزاء ایسے ہیں جن میں سے کسی ایک کو پورا کرنے کی بھی کسی انسان کو طاقت و قدرت نہیں وہ تمام صفات جو پیشگوئی میں بیان فرمائی گئی تھیں ایسی ہیں جن کے متعلق بغیر اذن الٰہی اور فضل خداوندی کے پائی جانی ممکن نہیں اور غیر یقینی حالات میں دنیا کا کوئی شخص از خود ایسا دعوےٰ کرنے کی جرأت اور ہمت نہیں کر سکتا نہ ہی اپنی سچائی کا دارومدار اس دعویٰ کے پورا ہونے پر رکھ سکتا ہے۔ تاریخ عالم میں آج تک کوئی مثال اس نوعیت کی نہیں ملتی کہ کسی نے بچے کی پیشگوئی کی ہو اور اس کی پیدائش سے قبل ایک مخالفت اور ہنگامہ کا منظر پیش آیا ہو اور بچہ کا امکانی وجود لاکھوں کروڑوں انسانوں کی بحث کا موضوع بنا ہو۔ اس وقت کے آریہ لیڈر پنڈت لیکھرام نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا تمسخر اڑایا اور اپنی کتاب کلیات آریہ مسافر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بشارت کے خلاف بہت کچھ بغض و عداوت کا اظہار کیا مگر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اپنی قدرت نمائی کا اظہار کر کے اس بشارت کو کس صفائی سے پورا فرمایا۔ اور مخبر صادق نے اس پسر موعود کو کس قدر ارفع و اعلیٰ مقام محمود عطا فرمایا اس کا اندازہ لگانے کے لئے چشم بصیرت کی ضرورت ہے۔ یہ بچہ خدا کی رحمت کے سایہ تلے پرورش پایا۔ جلد جلد بڑھا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پایا۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ دین اسلام کی خدمت اور سربلندی کے لئے وقف رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عمر انیس سال تھی۔ اور اس وقت آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ۔

”اے خدا میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلاؤں گا۔“

اس عہد کے متعلق خود حضور فرماتے ہیں کہ یہ لمحات ایسے عرفان اور یقین سے پُر تھے کہ حضور کے جسم کا ہر ذرہ اس عہد میں شریک تھا اور حضور کو اسی وقت یقین تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت حضور کے اس عہد اور ارادہ کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ کا یہ تاریخی عہد آغاز کار سے انجام کار تک حضور کے شریک دامن رہا اور خلافت اولیٰ کے ساتھ مخلصانہ وفاداری اور خلافت کے استحکام کے لئے آپ نے ہر لحظہ پورے صدق اور جوش سے ساتھ دیا۔ اور ایسا عنصر جو خلافت کے اختیارات کم کر کے انجمن کو قدرت ثانیہ قرار دینے کے حق میں تھا ان کے غلط موقف کی کھل کر مخالفت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بیرونی اور اندرونی مخالفتوں نے ایک بار پھر سر اٹھایا اور طرح طرح کے فتنے پیدا کئے۔ مگر مخالفت کے طوفانوں میں بھی اس مرد صادق نے اپنے عزم کی صداقت کو پوری شان سے ثابت کر دکھایا اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کے ساتھ ہر ابتلاء اور امتحان کے بعد ترقی اور سرفرازی کی نئی راہیں کھلتی چلی گئیں۔

آپ نے اپنے باون سالہ دور خلافت میں اسلام کی ترقی اور وسعت کے لئے ان گنت خدمات سرانجام دیں اور احمدیت کے ایک ابتدائی بیج کے سرسبز پودے کو ایک تناور اور مضبوط درخت کی شکل میں تبدیل کر کے قوت اور شوکت بخشی۔ یہی وہ وجود ہے جس نے روحانی زندگی کے ہر پہلو پر دلنشین تبصرے کر کے ہماری سوچ، ہماری لگن اور ہمارے جذبہ کے تیور بدل دیئے۔ حضور کے دل میں صرف ایک ہی لگن۔ ایک ہی تڑپ اور ایک ہی اُمنگ تھی کہ وہ روح آفرین سحر جلد از جلد طلوع ہو۔ اور اسلام کا نور ساری دنیا میں پھیل جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنے والے خادم اور حضور کی براہ راست نگرانی میں خدمت کرنے والے آپ کی محفل کے تصور میں حضور کی شفقت، سرور اور لطف و التفات کی جھلکتی ہوئی پرچھائیاں پاتے ہیں اور گذرے ہوئے یہ پل نگاہوں کے سامنے فلمی مناظر کی طرح آتے ہیں۔

حضور کا فقید المثال ایثار روحوں کو گداز کر دینے والا جذبہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔ ہم نے اس کے عزائم کی صداقت اور خلوص کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک علیٰ وجہ البصیرت جانتا ہے کہ ان کا درد سچا تھا۔ اس کی تڑپ صادق تھی۔ اس کی اُمنگ اصل تھی وہ ہر حال پوری ہو کر رہے گی۔ آپ کی مقدس ذات کے ساتھ عقیدت اور وفا کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص ان تحریکات سے ہرگز غفلت نہیں برت سکتا جو حضور نے ترقی کی راہ پر بڑھے جانے کے لئے قائم فرمائیں۔

تحریک جدید کے شیریں پھل ہمارے سامنے ہیں۔ اس تحریک کا اجراء حضور نے ۱۹۳۴ء میں خدائی تصرف کے ماتحت فرمایا جبکہ احرار خلافت کا زمانہ تھا اور وہ یہ دعویٰ کر رہے تھے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے خدا سے خبر پاکر اعلان فرمایا۔ کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء میں مسجد شہید گنج کا واقعہ پیش آنے پر جماعت احرار کا وقار خاک میں مل گیا۔ اُسے سخت ذلت نصیب ہوئی اور حضور کی بات پوری ہوئی۔

ایک موقعہ پر تحریک جدید کے مالی اور جانی جہاد کے تعلق میں حضور نے فرمایا۔ ”جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں اعلیٰ ہے۔ بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے ...... ہر شخص جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی زندگی تحریک جدید کی سکیم کے ماتحت وقف کرتا ہے اس لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ دنیاوی فائدہ اور صلہ کے خیال کو اپنے دل اور دماغ سے نکال کر خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضاء کا طلبگار ہو اور کامل اطاعت اور وفاء کا نمونہ پیش کرے۔“

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر سینکڑوں اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں نے اپنے دنیاوی مستقبل کو خیرباد کہتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیں اور ان میں سے بیسیوں نوجوان۔ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں خدمت اسلام کے بے پناہ جذبہ کے ساتھ پھیل گئے۔ اپنے بال بچوں سے الگ رہ کر۔ اپنے وطن سے دور جاکر عزم و استقلال کے ساتھ تبلیغ اسلام کے فریضہ میں سرگرم عمل ہیں۔ اور اپنے عہد کو پورا کرتے چلے جا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعتی ترقی اور مضبوطی کے لئے نظام وصیت کو جاری فرمایا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس میں شامل ہونے کو ایمان کی کم از کم علامت قرار دیا۔ اور تحریک جدید کو نظام وصیت کے لئے بطور پیش رو کے بیان فرمایا ہے۔

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر، قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کے بنیادی کام حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں حضور کی قیادت میں سرانجام پائے جماعت احمدیہ کی تربیت کو منظم کرنے کے لئے حضور نے عورتوں۔ انصار اور اطفال اور خدام کی مختلف تنظیموں کا قیام فرمایا۔ (باقی صفحہ ۱۶ پر)

(۱)

حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے ۱۹۱۴ء تک

مختصر سوانح حیات

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے احیائے دین اسلام اور قیام شریعت اسلامیہ کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کو حقائق و معارف قرآن مجید سے سرفراز فرمایا۔ آسمانی و زمینی نشانات سے آپؑ کی تائید و نصرت فرمائی اور آپ کی دعاؤں کو قبول فرمانے کا شرف و اعجاز بھی عطا فرمایا۔ جنوری ۱۸۸۶ء میں دعویٰ ماموریت سے قبل آپ نے ہوشیارپور میں چلہ کشی کی اور اسلام کی زندگی اور غلبہ کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ایک اہم بشارت سے نوازا اور آپ نے اس بشارت و پیشگوئی کو بصورت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمایا۔ اس بشارت میں ایک موعود فرزند کی پیدائش کی خبر دی گئی کہ

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا۔ .... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ .... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا .... ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

موعود فرزند کی پیدائش کا عرصہ

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ "انشاء اللہ کا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

اس پیشگوئی پر اور نو سالہ میعاد پر پنڈت لیکھرام اور پنڈت اندرمن مرادآبادی نے تمسخرانہ طور پر نکتہ چینی کی۔ اسی دوران ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء کو حضرت اقدسؑ کے ہاں صاحبزادی عصمت پیدا ہوئی۔ اس پر مخالفین نے شور مچایا کہ لڑکا نہیں لڑکی پیدا ہوئی۔ تو حضورؑ نے جواب دیا کہ لڑکی کی پیدائش میں بھی بڑی حکمت و مصلحت تھی۔ کیونکہ اگر ابتداء میں لڑکا پیدا ہوتا تو ایسے لوگوں پر کیا اثر پڑ سکتا تھا جو پہلے ہی کہتے تھے کہ قواعد طبی کی رو سے حمل موجودہ کی علامات سے ایک حکیم بھی بتا سکتا ہے کہ کیا پیدا ہوگا۔

سوا سال بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو حضرت اقدسؑ کے ہاں بشیر اول کی پیدائش ہوئی۔ لیکن وہ ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا۔ اس پر مخالفین نے پھر اعتراضات کا طوفان آپؑ کے خلاف برپا کیا۔ حضورؑ نے پنڈت لیکھرام اور دوسرے معاندین کی غلط بیانیوں کا ازالہ کرنے کے لئے ایک سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع فرمایا جس میں مخالفین کو چیلنج دیا کہ وہ ہمارے اشتہارات میں سے کوئی ایسا حرف پیش کریں کہ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بشیر اول کی وفات سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا وہ حصہ پورا ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ بعض بچے کم عمری میں بھی فوت ہوں گے۔ اور اصل پیشگوئی میں "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے .... مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" اور مصلح موعود کی پیشگوئی اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ " اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے ساتھ آئے گا۔"

بشیر ثانی۔ مصلح موعودؓ کی پیدائش

چنانچہ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے نو سالہ میعاد کے اندر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ پیدا ہوئے۔ اور ان کی پیدائش پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار "تکمیل تبلیغ" میں اعلان فرمایا:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے۔ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۴۷)

جب الہامی طور پر کامل انکشاف ہو گیا۔ تو آپ نے اپنی کتاب "سراج منیر" میں تحریر فرمایا کہ:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۴ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

اور کامل انکشاف کو بعد میں اپنی مختلف کتب میں بھی دہرایا کہ معلوم ہو جائے کہ سیدنا محمودؓ ہی فرزند موعود ہے۔

پسر موعود کے متعلق معینہ علامات کا آغاز سے ہی ظہور

سیدنا محمود المصلح الموعودؓ کے بارہ میں جن صفات کا ذکر کیا گیا تھا وہ آپ کے مبارک وجود میں جلد جلد ظاہر ہونے لگیں۔ آپ نے دینی تعلیم حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ سے حاصل کی۔ اور دنیوی تعلیم میٹرک تک لوکل ہائی اسکول میں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کے دل و دماغ کو روشن فرمایا۔ اور آپ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کئے گئے۔ جب ایک مرتبہ حضرت پیر منظور محمد صاحب نے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اشتہارات پڑھ کر معلوم ہو گیا ہے کہ پسر موعود میاں محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا:۔

"ہمیں تو پہلے سے ہی معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب سے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔" (تاریخ احمدیت حصہ دوم صفحہ ۹)

رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء

سیدنا محمودؓ نے نوجوانوں میں تقریر و تحریر کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ۱۹۰۰ء میں ایک انجمن کی بنا ڈالی۔ جسے انجمن تشحیذ الاذہان کا نام دیا۔ اس انجمن نے "تشحیذ الاذہان" کے نام سے ایک ماہنامہ بھی جاری کیا جس کے ایڈیٹر سیدنا محمودؓ مقرر ہوئے۔ یہ رسالہ نوجوانوں کے لئے علمی مضامین لکھنے کا ایک بہت بڑا محرک ثابت ہوا۔ اور محترم صاحبزادہ سیدنا محمودؓ کے علمی مضامین نے خراج تحسین حاصل کیا۔

چنانچہ اس بارہ میں ایڈیٹر صاحب الحکم رقمطراز ہیں:

"انجمن کا رسالہ تشحیذ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایڈیٹری میں نکلتا ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ بالکل حق بات ہے۔ کہ رسالہ مذکور کے ایڈیٹر کی زبان اور قلم پر ایک خاص شان جلوہ گر ہے جو ہم سب کے آقا اور محبوب

مسیح و مہدی کے زبان اور قلم میں ہے۔" (الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۸ء)

سیدنا محمودؓ کا ایک تاریخی عہد

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہوئی۔ حضرت اقدس کے خاندان کے افراد بھی وہاں ہی تھے۔ سیدنا محمودؓ نے جن کی عمر اس وقت ۱۹ سال کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ:

"اے خدا میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں۔ کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تُو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔"

(الفضل ۲۱ جون ۱۹۴۴ء)

جماعت احمدیہ میں خلافتِ راشدہ کا قیام اور سیدنا محمودؓ کی اطاعت

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قادیان میں تدفین سے قبل جب خلافت کے قیام کے لئے باہمی مشورہ ہوا اور حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاول متفقہ طور پر منتخب کیا گیا تو سیدنا محمودؓ نے بھی اس انتخابِ خلافت پر شرح صدر سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے اور حضرت مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے اور حضرت اقدس کا ایک الہام ہے کہ اس جماعت کے دو گروہ ہوں گے۔ ایک کی طرف خدا ہوگا۔"

(اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۵۸۹)

اور صدقِ دل سے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت کی اور پھر عہد بیعت خلافت کو آخر تک نبھایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے کامل اطاعت اور وفا کا تعلق رکھا۔

اخبار الفضل کا اجراء

رسالہ تشحیذ الاذہان اگرچہ جماعت کی علمی ضروریات کو بہت حد تک۔ بڑی عمدگی سے پورا کر رہا تھا۔ مگر سیدنا محمودؓ نے یہ ضرورت محسوس کی کہ جب سلسلہ کا ایک باقاعدہ اخبار جاری نہ ہو۔ صحیح معنوں میں مرکز اور جماعت کے مابین رابطہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت سے جون ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل کا اجراء فرمایا۔ یہ اخبار آج تک جماعت احمدیہ کا مرکزی اور روزنامہ چلا آرہا ہے۔ اس اخبار کے ابتدائی اخراجات بھی آپ نے خود ہی اٹھائے۔

سیدنا محمودؓ کے تبلیغی سفر

خلافتِ اولیٰ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت سے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغی سفر کئے اور جماعتی اور پبلک جلسوں میں آپ کی علمی تقاریر بہت پسند کی گئیں۔

مدرسہ احمدیہ کے نگرانِ اعلیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی منظوری سے ۱۹۱۰ء میں مدرسہ احمدیہ کی نگرانی کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپ دی گئی۔ آپ کا وجود مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک مجسم رحمت تھا۔ طالب علموں کو فنِ خطابت سکھانے کے لئے جلسوں اور لیکچروں کا انتظام فرمایا۔ یہ درسگاہ بہت جلد ایک بلند اور قابلِ رشک معیار تک پہنچ گئی۔ مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک لائبریری کا بھی انتظام کیا۔ اور اپنی لائبریری میں سے قیمتی کتابوں کا ایک بڑا مجموعہ عطا فرمایا۔ طالب علم عربی کتابوں کو پڑھتے اور ان سے علمی فائدہ اٹھاتے تھے۔

حج بیت اللہ کی سعادت اور سفرِ مصر

سیدنا محمودؓ نے ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ کا مبارک سفر اختیار فرمایا۔ کچھ عرصہ مصر میں تشریف فرما رہے۔ بعد ازاں دیارِ حبیب تشریف لے گئے اور جنوری ۱۹۱۳ء میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور احیائے اسلام اور اشاعتِ اسلام کے لئے بارگاہ رب العزت میں پُرسوز دعائیں کیں۔ اور ان دعاؤں کی قبولیت کے آثار آپ کی مبارک زندگی میں نظر آتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کی راہیں کھول دیں اور پھر شاندار کامیابیاں عطا فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات اور سیدنا محمودؓ کا مسندِ خلافت پر بیٹھنا

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی طبیعت دسمبر ۱۹۱۳ء میں خراب ہو گئی۔ مگر بیماری کی حالت میں بھی آپ نے درس القرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ کمزوری بڑھتی گئی۔ ۲۷ فروری ۱۹۱۴ء کو آپ آب و ہوا اور ماحول کی تبدیلی کی غرض سے شہر سے باہر نواب محمد علی خان صاحبؓ کی کوٹھی دارالسلام میں تشریف لے گئے۔ سیدنا محمودؓ حضرت خلیفہ اولؓ کی علالت کے ایام میں باقاعدگی سے آپؓ کی تیمارداری اور خدمت کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی طبیعت سخت خراب ہو گئی تو آپؓ نے کاغذ اور قلم دوات منگوا کر مندرجہ ذیل وصیت لکھی:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم۔
خاکسار بقائمی حواس لکھتا ہے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
میرے بچے چھوٹے ہیں۔ ہمارے گھر مال نہیں اُن کا اللہ حافظ ہو ان کی پرورش یتامیٰ و مساکین سے نہ ہو۔ کچھ قرضہ حسنہ جمع کیا جاوے۔ لائق لڑکے ادا کریں۔ یا کتب۔ جائیداد وقف علی الاولاد ہو۔ میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز عالم باعمل ہو۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ والسلام"

الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۴ء

یہ وصیت لکھ کر حضرت خلیفہ اولؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا کہ وہ سنا دیں۔ چنانچہ انہوں نے تین مرتبہ باآواز بلند پڑھ کر سنادی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دستخط کے بعد یہ وصیت محترم نواب محمد علی خان صاحبؓ کے سپرد کر دی گئی۔ اس وصیت پر مولوی محمد احسن صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سیدنا محمودؓ اور نواب محمد علی خان صاحبؓ نے بھی بطور گواہ دستخط کر دیئے۔

خلافتِ ثانیہ کا قیام

اس وصیت کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء نے جماعت میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اشتہار بازی شروع کر دی۔ اُن کو ڈر تھا کہ جماعت کہیں سیدنا محمودؓ کو خلیفہ نہ منتخب کر لے۔ اور ایسے رسالے طبع کئے جن میں جماعت کو اُبھارا گیا تھا کہ وہ کسی واجب الاطاعت خلافت پر رضامند نہ ہو۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو وصال ہو گیا تو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد نور میں حاضر الوقت احمدیوں کا اجتماع ہوا۔ قریب دو ہزار کا مجمع تھا۔ سب سے پہلے نواب محمد علی خان صاحبؓ نے حضرت خلیفہ اولؓ کی وصیت پڑھ کر سنائی بعد ازاں مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی جو جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے۔ تقریر کی اور خلافت کی ضرورت اور اہمیت بتا کر تجویز کی۔ کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے بعد میری رائے میں ہم سب کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہیئے کہ وہی ہر رنگ میں اس مقام کے اہل اور قابل ہیں۔ ہر طرف سے اس تجویز کی تائید و اتفاق کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ تب سیدنا محمودؓ نے بیعت خلافت لی اور آپ خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔ بیعت خلافت کے بعد ایک لمبی اور پُرسوز دعا ہوئی۔

سیدنا محمودؓ کے تختِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جس رنگ میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا کام ہوا اور کس طرح اندرونی اور بیرونی حملوں کا کامیاب مقابلہ کیا۔ تاریخ احمدیت اس پر شاہد ہے۔ نصف صدی سے زائد عہدِ خلافت میں اسلام کی شاندار ترقیات نے ثابت کر دیا۔ کہ سیدنا محمودؓ ہی "مصلح موعود" ہیں اور مصلح موعود کی ساری صفات و علامات آپؓ کی ذات ستودہ صفات میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں آپؓ پر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْفَتِہٖ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَّ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

درخواست دعا:

محترمہ بیگم حنیفہ مسعود صاحبہ سابق پرنسپل تعلیم گاہِ نسواں لکھنؤ عرصہ سے بیمار ہیں کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(سید داؤد احمد بھٹی لکھنؤ)

حضرت مصلح موعودؓ کی مہمات جلیلہ کا خلاصہ ۱۹۱۵ء تا سنہ [illegible]

از مکرم مولوی عبد القادر صاحب دانش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کے اظہار کے لئے ایک رحمت کا نشان پسر موعود کی صورت میں عطا فرمایا۔ جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے وجود باوجود میں "مصلح موعود" کا مصداق ثابت ہوا۔ یہ مقدس وجود ہر رنگ میں پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور جملہ بشارتوں کی منہ بولتی تصویر ہے۔ وہ اللہ کا نور۔ صاحب فضل۔ صاحب شکوہ۔ صاحب عظمت۔ اور دولت۔ مسیحی نفس۔ روح الحق کی برکتوں سے مالا مال تھا۔ وہ ذہین و فہیم۔ دل کا حلیم۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر تھا۔ وہ جلد جلد بڑھا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا۔ زمین کے کناروں تک اس نے شہرت پائی۔ اس مبارک وجود نے منصہ شہود پر آکر اعلائے کلمۃ اللہ۔ توحید باری تعالیٰ کے قیام۔ حمایتِ اسلام اور اشاعت اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی سر بلندی کے جذبہ سے بھرپور زندگی گذاری۔

حضرت مصلح موعودؓ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جو نمایاں کام علمی رنگ میں سرانجام دیئے۔ ان میں "تحفہ شہزادہ ویلز" حضور کی وہ تصنیف منیف ہے۔ جو شہزادہ ویلز کی ہندوستان آمد کے موقعہ پر رقم فرمائی۔ اور "تحفۃ الملوک" نواب حیدر آباد دکن کے لئے رقم فرمائی۔ اور شاہ افغانستان امیر امان اللہ کو تبلیغ کی غرض سے "دعوۃ الامیر" تصنیف فرمائی۔ اسی طرح سنہ ۱۹۱۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے عہد خلافت کے دوسرے جلسہ سالانہ پر نہایت حقیقت نما اور پر از معلومات چار تقریریں فرمائیں۔ جو "انوار خلافت" کے نام سے شائع ہوئیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے "اندرونی اختلافات سلسلہ کے اسباب" پر لیکچر دیا جو اسی نام سے شائع ہوا۔ اس کے جواب میں ۸۷ صفحات پر مشتمل القول الفصل کے نام سے حضرت مصلح الموعودؓ نے کتاب تصنیف فرمائی۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مقام کی توضیح فرمائی۔ مولوی محمد علی صاحب نے حضور کی تالیف القول الفصل پر اعتراض کیا تو حضور نے اس کے جواب میں حقیقۃ النبوۃ ۳۰۰ صفحات کی ایک معرکۃ الآراء کتاب بیس یوم کے اندر تالیف فرما کر مارچ سنہ ۱۹۱۵ء میں شائع فرما دی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۱۶ء میں روحانیت سے لبریز تقریر جسے تصوف اسلام کا بہترین خلاصہ اور عطر کہنا چاہیئے۔ ذکر الٰہی کے عنوان پر فرمائی۔ جس میں ذکر کی اہمیت اس کی اقسام۔ اس کے آداب و اوقات بتانے کے علاوہ تہجد کے لئے اُٹھنے اور نماز میں توجہ قائم رکھنے کے ایسے ایسے عملی طریق بتائے کہ سُننے والے وجد میں آگئے۔

حضور نے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے موضوع پر ۲۶؍ فروری سنہ ۱۹۱۹ء کو حبیبیہ ہال لاہور میں تقریر فرمائی۔ جلسہ کے صدر مورخ اسلام جناب سید عبد القادر صاحب ایم اے تھے۔ صدر اجلاس نے اپنی افتتاحی و اختتامی تقریر میں حضور کی عالمانہ تقریر کی بیحد تعریف کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے سنہ ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ پر "تقدیر الٰہی" کے اہم موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں مسئلہ تقدیر پر ایمان کی ضرورت، وحقیقت۔ تقدیر و تدبیر۔ تقدیر عام۔ اور تقدیر خاص کے پہلوؤں پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں جلسہ سالانہ پر حضور کی ایمان افروز تقاریر ملائکۃ اللہ کے نام سے شائع ہوئیں۔ حضور کی تصنیف آئینہ صداقت جو ۲۰۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۱ء کی تقریر دلپذیر بعنوان ہستی باری تعالیٰ و جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۲ء کی تقریر نجات کے موضوع پر فرمائی۔ جو بعد میں کتابی صورت میں شائع ہو گئیں۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں مذاہب کانفرنس لندن کے لئے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کتاب تصنیف فرمائی۔ سنہ ۱۹۲۵ء کے جلسہ سالانہ پر حضور کی تقریر "منہاج الطالبین" کے موضوع پر ہو کر بعد ازیں طبع ہوئی۔ جس میں اسلامی اخلاق و تصوف کے لطیف و باریک نکات حضور نے بیان فرمائے۔ مذہب اور سائنس کے موضوع پر حضور نے ۳؍ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء کو حبیبیہ ہال لاہور میں زیر صدارت شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال تقریر فرمائی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے صدارتی خطاب میں حضور کی پُر از معلومات تقریر کی بہت تعریف کی۔ ان کے علاوہ وقتی حالات کے تقاضوں کے مطابق متعدد لیکچر و کتابیں شائع ہوئیں۔

علمی میدان میں گراں قدر تصانیف کے ساتھ ساتھ دُنیا کے چہار اطراف آپ نے تبلیغ اسلام و احمدیت کی غرض سے مبلغین کا جال بچھا دیا۔ اور ابتداء خلافت سے مبلغین بیرونی ممالک میں بھجوانے شروع فرما دیئے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی کو انگلستان بھجوایا۔ پھر سنہ ۱۹۱۷ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو لندن بھجوایا اور پھر لندن سے حضرت مفتی صاحب کو امریکہ بھجوا دیا گیا۔ پھر حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے اور حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کو سنہ ۱۹۱۹ء میں لندن بھجوا دیا۔ پھر سنہ ۱۹۲۰ء میں مکرم مولوی مبارک علی صاحب بی اے بنگالی کو قادیان سے انگلستان کے لئے روانہ کیا اور حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کو انگلستان سے سنہ ۱۹۲۱ء میں نائیجیریا بھجوا دیا پھر مکرم مولوی مبارک علی صاحب بنگالی کو برلن (جرمنی) بھجوا دیا۔ اور حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر نے حضور کی ہدایات کے مطابق سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ۔ غانا اور نائیجیریا میں مشن قائم فرمائے۔ اور پھر لندن مشن کا چارج انہیں دیا گیا۔ اور حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء میں برلن (جرمنی) بھجوایا گیا۔ اور چونکہ ملک صاحب موصوف نے سنہ ۱۹۲۴ء میں حضور کے ارشاد پر لندن تشریف لے آئے اور حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کے ہمراہ تبلیغی مہمات جاری رکھیں۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کے دور میں حضرت مصلح موعودؓ بنفس نفیس ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے اور ۱۹؍ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء کو حضور نے مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ اور حضور کی واپسی پر مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر قافلہ کے ہمراہ قادیان آ گئے اور ان کی جگہ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد کو حضور نے لندن میں مشن کا انچارج مقرر فرمایا۔ جنہوں نے اپنے نائب حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے ہمراہ تبلیغی کام جاری رکھے۔

حضور نے اپریل سنہ ۱۹۲۸ء میں خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو انگلستان بھجوایا اور محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی واپسی پر محترم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز بی اے کو لندن بھجوایا حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کی واپسی کے بعد محترم مولوی یار محمد صاحب عارف کو لندن بھجوایا۔ یہ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء کو لندن پہنچے۔ اور محترم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز واپس تشریف لے آئے۔ اور سنہ ۱۹۳۳ء میں دوبارہ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کو لندن روانہ فرمایا گیا۔ اور اسی طرح اپنے عہد خلافت میں مغربی ممالک بالخصوص انگلینڈ میں تبلیغی دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ اور سنہ ۱۹۳۴ء کے بعد مغربی ممالک کا حضور نے نور نے خیال رکھا دیا۔ اور نوجوان نسل کو جنہوں نے تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی کے تحت اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کے لئے وقف کی تھیں حضرت مصلح موعودؓ نے تربیتی کلاسوں میں ان کی دینی تعلیم کے بعد انہیں مغربی ممالک میں بھیجنا شروع فرما دیا۔ اسی طرح ایران۔ مصر۔ سیریا۔ روس وغیرہ ممالک میں بھی مبلغ بھجوائے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں لعینی بڑے بھاری ثغ فتنوں نے بھی جنم لیا۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ اپنی موت آپ ہی مر گئے۔ ان میں سے ایک عظیم فتنہ احرار کا تھا۔ جس کی پشت پناہی خود حکومت وقت کر رہی تھی۔ اور حکومت وقت فتنہ احرار کے

ذریعہ جماعت احمدیہ کا استیصال چاہتی تھی - اور مجلس احرار جو مسلمانانِ ہند کی اپنے آپ کو واحد نمائندہ جماعت کہتی تھی - ان نے حکومت کے سہارے سلسلہ احمدیہ - بانی سلسلہ احمدیہ اور امام جماعت کے خلاف انتہائی ہرزہ سرائی کی اور اشتعال پیدا کر دیا - اور حکومت پنجاب ایذا رسانی میں کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی تھی - لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو ہر بلا - مخالفت اور شورش کے بدانجام سے محفوظ رکھا - فتنہ احرار اور حکومت وقت کی مخالفت کے نتیجہ میں الٰہی تحریک کی بناء پر حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا - جس میں ابتداء میں کچھ مطالبات جماعت کے سامنے رکھے - اور یہ تحریک عظیم منصوبہ تھی - بیرون ملک تبلیغی مہم کو وسیع تر کرنے کے لئے مخلصین جماعت کی بے مثال مالی قربانیاں - ان کی دعائیں - اور وقف زندگی کا عظیم نظام اس کی تقویت کا باعث ہوئے - اور اکناف عالم میں اس کے اثرات ظاہر ہونے لگے - اور مالی فنڈ قائم کر کے حضور نے واقف زندگی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو یورپ بھجوانا شروع کر دیا - حضرت مصلح موعودؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کے بوڑھوں - نوجوانوں - بچوں - مستورات نے بے مثال قربانی کا نمونہ پیش کیا - یہ سب کچھ حضرت مصلح موعودؓ کی نصرت الٰہی سے بھرپور اثر انگیز قیادت کا نتیجہ تھا - کھانے میں سادگی - لباس میں سادگی - سامان آرائش کی خرید میں کفایت شعاری - لہو و لعب سے اجتناب کے ذریعہ روپیہ بچا کر تحریک جدید میں وعدے کئے - اور مالی فنڈ کو بہت مضبوط بنا دیا - تحریک جدید کا عالمی تحریک بن جانا اور اس نظام کی موجودہ وسعت مخلصین احمدیت کی مالی - جانی قربانیوں اور جماعت کے ہر فرد کی عاجزانہ اور پُر خلوص دردبھری دُعاؤں کا ثمرہ ہے - جس کو اپنے اور بیگانے حیرت و استعجاب کی نظروں سے دیکھتے ہیں - اور اب اکناف عالم میں تحریک جدید کے ذریعہ مشن - مساجد - مکتب - سکول - کالج - خیراتی دوا خانوں - ہسپتالوں کا جال نظر آنے لگا ہے - ان کاموں کے علاوہ علاقہ ملکانہ میں شدھی کی تحریک کو ناکام بنانے کے لئے حضور مصلح موعودؓ نے باقاعدہ منصوبہ کے تحت جماعت کے ولنٹیر بھجوائے۔

جنہوں نے اس زور سے تبلیغی مہم چلائی - کہ شدھی کی تحریک کے بانیوں کے ہوش خطا ہو گئے - اور لاچار انہوں نے مصالحت کر کے شدھی کی تحریک بند کر دی - اس کے باوجود جماعت کے مبلغین علاقہ ملکانہ میں اسلام و احمدیت کے استحکام کے لئے کام کر رہے ہیں - حضرت المصلح الموعودؓ کے دورِ خلافت میں ۱۹۱۵ء میں اخبار "فاروق" زیر ادارت حضرت میر قاسم علی صاحب نکلنا شروع ہوا - حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ردّ عیسائیت کے لئے ۱۹۱۶ء میں اخبار "صادق" جاری فرمایا - ۱۹۲۶ء میں احمدیہ گزٹ نکلنا شروع ہوا - اور "مصباح" کا اجراء ہوا - ماہنامہ تحریک جدید بھی نکلنا شروع ہوا - اور کئی رسالے بھی نکلنے لگے - سکولوں کے فارغ التحصیل احمدی نوجوان جب کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے لاہور پہنچنے لگے - تو حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی تعلیم و تربیتی اور دینی ماحول میں اوقات بسر کئے جانے کی غرض سے ۱۹۱۵ء میں لاہور میں احمدیہ ہوسٹل بھی جاری کر دیا - تاکہ ان میں درس و تدریس کا کام شروع کر کے طلباء میں دینی روح پیدا کی جائے اور وہ اسلام و احمدیت کے رنگ میں رنگین ہو کر کالجوں سے نکل کر میدانِ عمل میں آئیں - اس طرح احمدیہ ہوسٹل لاہور میں ایک عرصہ تک نوجوانانِ احمدیت کے دینی و علمی مرکز کی حیثیت سے کام کرتا رہا -

حضرت مصلح موعودؓ نے مسلمانانِ ہند کی فلاح و بہبود کے کاموں پر اور سیاست عالم پر بھی گہری نظر رکھی - جب مسٹر مانٹیگو وزیر ہند نے ۱۹۱۷ء میں ہندوستان میں مسلمانوں کو حکومت خود اختیاری دینے کی منشاء کا اظہار کیا - تو حضرت مصلح موعودؓ نے مسلمانوں کو اقلیت میں دیکھ کر ان کے مستقبل سے متعلق خطرہ محسوس کیا - اور محض اسلامی ہمدردی کی بناء پر مسلمانوں کی ترجمانی اور ان کے تحفظ کے لئے میدانِ عمل میں اتر آئے - جب عدم تعاون اور ترک موالات کی تحریک میں مسلمان حصہ لینے لگے - تو حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں متنبہ کیا کہ اس سے مسلمانانِ ہند کی ملی و سیاسی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا - لیکن جذبات کی رو میں اٹھارہ ہزار مسلمان اپنا گھر بار - جائیداد بیچ کر ترک وطن کر گئے - اور جب افغانستان کی حکومت نے

اُنہیں پناہ نہ دی - تو تباہ حال واپس وطن آ گئے - اور مفلسی - قلاشی - تہی دستی کا شکار ہونا پڑا - آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بھی تحریک چلائی - ترکی و حجاز کے حقوق کی بھی حفاظت فرمائی - فرقہ وارانہ نیابت کے سوال کو بھی مسلمانوں کی راہ نمائی کے لئے حل کیا - مسلمانانِ ہند کی ترقی و بہبود کے لئے مہم کا آغاز فرمایا - اسی طرح جماعت کی ترقی و استحکام کی طرف بھی حضور نے خاص توجہ دی - جماعت کے دفاتر اور ان کے کاموں کی تقسیم کار فرمائی - صدر انجمن احمدیہ اور نظارتوں کو مستحکم بنیادوں پر قائم کیا - ذیلی تنظیمات بھی قائم فرمائیں - اور جماعتوں کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے عہدیداران مقرر فرمائے - حضور کا دورِ خلافت اگرچہ مخالفتوں - دشواریوں - الجھنوں - فتنوں سے بھی پُر تھا - لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جلد جلد بڑھا - اور اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں ہی پیشگوئی مصلح موعود میں مندرج الٰہی بشارتوں کا مصداق ہو گیا -

اور اپنی عظیم ذمہ داریوں کو اس رنگ میں پورا فرمایا کہ دُنیا والے موافق و مخالف آپ کی علمی - روحانی - دینی - سیاسی - انتظامی قابلیتوں پر داد تحسین دینے اور عقیدت کے پھول نچھاور کرنے لگے - آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز کے قیام - تراجم قرآن مجید - مدارس - ہسپتال اور تبلیغی کاموں کے منظم بنیادوں پر انجام دینے کے کاموں کا آغاز فرمایا - اور پھر یہ کام ہر روز ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے نقطۂ عروج پر پہنچنے لگے - اللہ تعالیٰ نے آپ کی غیر معمولی نصرت فرمائی - اور تمام مخالف طاقتیں آپ کی فعال قیادت کے نتیجہ میں دیکھتے ہی دیکھتے فرد ہو گئیں - اور خدا تعالیٰ کا یہ کلام پورا ہوا - کہ مصلح موعودؓ "صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہو گا ... خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا - وہ جلد جلد بڑھے گا - اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا - اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا - اور قومیں اس سے برکت پائیں گی ◆

اعلان بابت اِنتخاب

مُجملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز سے مختلف شعبہ جات کے انسپکٹر صاحبان مالی دوروں پر روانہ ہو رہے ہیں' چونکہ آئندہ ٹرم (یکم مئی ۱۹۸۶ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۹ء) کے لئے جملہ جماعتوں میں انتخاب عہدیداران ہونا ہے - لہٰذا انتخاب کے سلسلہ میں انسپکٹر صاحبان کا حسبِ ضرورت تعاون لیا جا سکتا ہے اور ان سے ضروری راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے -

اُمید ہے کہ مُجملہ جماعتیں جلد از جلد حسبِ قواعد انتخاب کروا کر دفتر ہذا کو بغرضِ منظوری بھجوا دیں گی -

ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست ہائے دُعا

★ — مکرم راجہ فضل الرحمٰن خانصاحب کے جوان سال لڑکے عزیز ارشد احمد خان بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں بیماری تشویشناک ہے ان کی کامل شفا یابی کے لئے ★ — مکرم خورشید احمد صاحب میر آف ریشی نگر کے والدین کی صحت وسلامتی' درازیٔ عمر' دینی دنیوی ترقیات اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے ★ — مکرم رحمت اللہ صاحب شیخ آف چک ایمرچھ کی اہلیہ صاحبہ کی صحت وسلامتی اور افراد خانہ کی صحت وسلامتی' درازیٔ عمر اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے ★ — محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب ریشی نگر نے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی صحت وسلامتی' درازیٔ عمر دینی دنیوی ترقی اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے ★ — محترمہ راجہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبد الحمید صاحب گنائی ریشی نگر اپنی صحت وسلامتی دینی دنیوی ترقی درازیٔ عمر اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں -

(ادارہ)

حضرت مصلح موعودؓ کی حیاتِ طیبہ کے بعض واقعات ۱۹۱۴ء تا وصال

از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت مصلح موعودؓ کی دُنیا میں آمد کا انداز خدا تعالیٰ کے خاص برگزیدہ وجودوں کی طرح تھا۔ آپ کی زندگی کے اہم کارنامے۔ اُن عنوانات زندگی کے مطابق تھے جن کا انکشاف خدا تعالیٰ نے آپ کی پیدائش سے قبل عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کروایا تھا۔ تاکہ ساری دُنیا زندہ مذہب کے زندہ خدا کا زندہ نشان اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اس لحاظ سے آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ایسے کاموں کی انجام دہی میں گذرا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری تھے۔ چنانچہ محولہ بالا عنوان کی ذیل میں بعض کارناموں کا ذکر بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) :۔ ۱۹۴۳ء سے مجلس انصار اللہ کی تحریک دوسرے دور میں داخل ہوئی اس کا باقاعدہ مرکزی دفتر قائم ہوا۔ مقامی سیکرٹریوں کو مستقل شعبے سپرد کئے گئے۔ سالانہ بجٹ تجویز ہوا۔ دستور اساسی مرتب کیا گیا۔ مرکزی قائدین کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ نمائندگان مشاورت منتخب کئے گئے۔ سالانہ اجتماعات کا آغاز ہوا۔

(۲) :۔ اس سے قبل انصار اللہ کے جلسوں میں کوئی عہد نہیں دہرایا جاتا تھا۔ ۱۹۴۴ء سے انصار اللہ کے جلسوں میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق یہ عہد دہرایا جانے لگا۔

(۳) :۔ مجلس انصار اللہ کا تیسرا دور :۔ نومبر ۱۹۴۷ء میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ رحلت فرما گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کو ۱۹۴۸ء میں مجلس انصار اللہ کا صدر مقرر فرمایا اور نومبر ۱۹۵۰ء میں حضور نے مکرم چوہدری صاحب کی بجائے حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ ناظر اعلیٰ کو صدر مقرر فرمایا۔

(۴) :۔ تنظیم انصار اللہ کا چوتھا سنہری دور :۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ چار سال تک صدر مجلس انصار اللہ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ بالآخر حضور نے ۱۹۵۴ء نومبر میں اس مجلس کی عنانِ قیادت حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے سپرد فرمائی۔ چنانچہ آپ کی صدارت سے مجلس کی نشاۃ ثانیہ کا ایک سنہری دور شروع ہوا۔

(۵) :۔ حضرت مصلح موعودؓ کی معرکۃ الآراء تفسیر کبیر کی تیسویں پارہ کی سورۃ النبأ سے سورۃ البلد تک ۶۲۸ صفحات پر مشتمل جلد اگست ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی۔

تیسویں پارے کی دوسری جلد میں سورۃ الشمس سے سورۃ الزلزال تک کے مضامین شائع ہوئے۔ اس کی تاریخ اشاعت ۲۵؍ دسمبر ۱۹۴۶ء ہے تیسویں پارے کی تیسری جلد سورۃ العادیات سے سورۃ الکوثر کی تفسیر پر مشتمل ہے جس کی ضخامت ۵۰۰ صفحات ہے یہ دسمبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی۔ تیسویں پارہ کی چوتھی اور آخری جلد سورۃ کافرون تا سورۃ الناس کی تفسیر پر مشتمل ہے جس کی ضخامت ۲۱۲ صفحات ہے۔ یہ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی۔ تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل جو سورۃ بقرہ کے پہلے نو رکوع کی تفسیر ہے۔ اور ۸۰۴ صفحات پر مشتمل ہے اس کی تاریخ اشاعت ۲۳؍ مئی ۱۹۴۸ء ہے۔ تفسیر کبیر جلد چہارم سورہ مریم سورہ طٰہٰ اور سورۃ انبیاء کی تفسیر ہے اور ۵۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی تاریخ اشاعت ۲۰؍ مارچ ۱۹۵۸ء ہے۔

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل جو سورۃ الحج سورۃ مومنون سورۃ النور کی تفسیر ہے اور ۴۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی تاریخ اشاعت دسمبر ۱۹۵۹ء ہے۔

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم سورہ فرقان سورہ شعراء کی تفسیر ہے جو ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کی تاریخ اشاعت ۱۹۶۰ء ہے۔

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم سورۃ النمل سورۃ القصص اور سورۃ عنکبوت کی تفسیر ہے ۳۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی تاریخ اشاعت ۱۵؍ نومبر ۱۹۶۰ء ہے۔

جوں جوں اس تفسیر کی جلدیں شائع ہو کر منظر عام پر آتی گئیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق سے پیشگوئی کہ آپ کے وجود سے دُنیا میں کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔ چشم بصیرت کے لئے سامان حق الیقین فراہم کرتا گیا۔ چنانچہ اس تفسیر کے مطالعے کے بعد ملک کی بعض نامور شخصیتوں نے برملا حضور کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

(۶) :۔ حضرت مصلح موعودؓ اپنی خلافت کے اٹھائیس اُنتیس برس تک مسلسل اور متواتر اسی موقف پر قائم رہے کہ غیر مامور کے صرف کام کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر کام پورا ہوتا نظر آجائے تو پھر اُس کے دعویٰ کی کیا ضرورت ہے۔ اور پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق ایک ایک کر کے قریبًا سب علامات آپ کے وجود میں نہایت خارق عادت طور سے پوری ہو گئیں۔ خدا تعالیٰ کی اس فعلی شہادت کے مدنظر اگرچہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے علیٰ وجہ البصیرت اپنی اس رائے کا اظہار فرمادیا کہ

"سبز اشتہار میں جو مصلح موعود کی پیشگوئی ہے اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں کہ وہ میرے متعلق ہے"

(الفضل ۲۷؍ فروری ۱۹۳۰ء صفحہ ۶)

مگر خدا تعالیٰ نے ۵؍۶ جون ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو ایک عظیم الشان رؤیا کے ذریعہ حضور کے قیام لاہور میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ کی کوٹھی ۱۳ ٹمپل روڈ پر انکشاف فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مصداق آپ ہی ہیں۔ چنانچہ حضور نے ۲۸؍ جنوری ۱۹۴۴ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں اپنا رؤیا بالتفصیل بیان فرمائی اور پھر یہ پُر شوکت اعلان فرمایا کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اس انکشاف کے بعد حضور نے ہوشیارپور۔ لاہور۔ لدھیانہ اور دہلی میں عظیم الشان جلسوں کے انعقاد کا انتظام فرمایا اور اُن میں اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا۔

(۷) :۔ ۲۱؍ جولائی ۱۹۴۴ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک فرمائی اور ملک میں تبلیغ اسلام کو وسیع پیمانہ پر شروع کرنے کے لئے ہندوستان کے سات مقامات یعنی پشاور۔ کراچی۔ مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی اور لاہور میں تبلیغی مراکز قائم کئے جائیں۔ چنانچہ اس تحریک کے چند ماہ بعد کے اندر اندر بمبئی۔ کلکتہ اور کراچی میں باقاعدہ مشن کھول دیئے گئے۔

(۸) :۔ دورِ حضرت مصلح موعودؓ میں ہجرت سے متعلق ایک اہم پیشگوئی کا شاندار ظہور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۸۵-۸۶ء کی رؤیا کے مطابق وہ ہجرت جو آپ کی جماعت کے لئے مقدر تھی۔ جس کے بارہ میں حضورؑ نے فرمایا تھا "بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں"۔ چنانچہ ۱۹۴۱ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر بذریعہ رؤیا انکشاف فرمایا کہ حضور کو مستقبل میں قادیان سے ہجرت کر کے پہاڑیوں کے دامن میں تنظیم کی غرض سے ایک نیا مرکز قائم کرنا پڑے گا۔ حضور نے یہ رؤیا ۱۲؍ دسمبر ۱۹۴۱ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا۔ چنانچہ ہجرت کی پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں پوری ہوئی۔ اس کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ جماعت پر ایک بہت بڑا ابتلاء ۱۹۴۷ء میں آیا اور الٰہی تقدیر کے ماتحت ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔ حضور نے یہ سفر ہجرت ۳۱؍ اگست ۱۹۴۷ء کو اختیار فرمایا۔ اور اُسی روز (...) بجے کے قریب لاہور پہنچ گئے۔ اس تاریخی سفر میں حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہؓ بھی حضورؓ کے ہمراہ تھیں۔ اس سفر کے بارہ میں حضورؓ فرماتے ہیں۔

"یہاں پہنچ کر میں نے پورے طور پر محسوس کیا کہ میرے سامنے ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں۔ بلکہ ایک باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا ہے پہلے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ فوراً ایک نیا مرکز بنایا جائے۔ اور مرکزی دفاتر بنائے جائیں۔" قادیان سے ہجرت کے واقعات انتہائی زہرہ گداز اور جگر پاش تھے۔ گویا قیامت صغریٰ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں اور پاک بشارتوں کے عین مطابق اُس کے اولوالعزم اور مقدس موعود خلیفہ کے مبارک ہاتھوں سے نئے سرے سے احمدیت کا باغ لگایا گیا یعنی ربوہ جیسا عالمگیر شہرت کا حامل۔ مثالی اور شاندار مرکز تعمیر ہوا اور طیور ابراہیمی آسمانی قرنا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دوبارہ جمع ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۹) :۔ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو جلسہ سالانہ کے تیسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے "نظام نو کی تعمیر" پر ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ اس میں اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق دنیا کے لئے نئے نظام کا نقشہ ایسے دلکش اور مؤثر پیرائے میں بیان فرمایا کہ سننے والے عش عش کرنے لگے۔

(۱۰) :۔ مجلس علم و عرفان کا آغاز۔ حضورؓ نے قادیان میں مارچ ۱۹۴۴ء کے شروع میں فرمایا :۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اب اسلام کے غلبہ کا وقت آپہنچا ہے تو وہ مختلف پہلو میرے ذہن میں آنے شروع ہوئے جو اُس غلبہ کے لئے ضروری ہیں۔ اور وہ بیسیوں پہلو ہیں۔ کسی ایک خطبہ یا تقریر میں انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میرا ارادہ ہے کہ لاہور یا لدھیانہ کے جلسہ کے بعد روزانہ مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد میں بیٹھا کروں اور دوستوں کو اُن باتوں میں سے کچھ نہ کچھ سُنایا کروں۔ تاکہ وہ آگے کی طرف قدم بڑھا سکیں۔"

(الفضل ۷ر اپریل ۱۹۴۴ء)

چنانچہ اس کے بعد اس مبارک مجلس کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

(۱۱) :۔ ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام کالج کا از سر نو قیام عمل میں آیا۔ حضرت مُصلح موعودؓ نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کا تقرر بطور پرنسپل منظور فرمایا۔ تقسیم ملک کے بعد یہ کالج پہلے لاہور اور ازاں بعد ربوہ منتقل ہو گیا۔

(۱۲) :۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے تعلیم الاسلام کالج کے ساتھ سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بھی بنیاد رکھی اور اس کی نگرانی مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب ایم ایس سی کے سپرد فرمائی۔

(۱۳) :۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۴ر نومبر ۱۹۴۴ء کو تحریک جدید کے دفتر دوم کی بنیاد رکھی اور جماعت کو دعوت دی کہ "پانچ ہزار دوستوں کی نئی جماعت آگے آئے۔ جو اس تحریک میں حصہ لے۔"

(۱۴) :۔ ۲۵ر فروری ۱۹۴۵ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام مسٹر رامچندر منچندہ صاحب ایڈوکیٹ ہائی کورٹ کی صدارت میں "اسلام کے اقتصادی نظام" کے موضوع پر ایک معرکۃ الآراء اور انقلاب انگیز تقریر فرمائی۔ ...۔ ذی علم مختلف مقامات سے آمدہ افراد نے اس تقریر کو ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔

(۱۵) :۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ کی طرف سے تفسیر القرآن انگریزی کی پہلی جلد جس کے ساتھ حضور کے قلم سے لکھا ہوا ایک نہایت پُر معارف دیباچہ ہے۔ جون ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد دسمبر ۱۹۶۰ء میں دوسری جلد اور ازاں بعد تیسری اور آخری جلد مارچ ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی۔

(۱۶) :۔ ۱۹۵۳ء میں مخالفین احمدیت نے پاکستان میں پھر نئے سرے سے جماعت پر حملہ کیا۔ اور ۱۹۳۴ء سے بھی زیادہ خطرناک حالات جماعت کے لئے پیدا کر دیئے۔ سارے ملک میں جلوس نکال کر جماعت کے خلاف نفرت کی ایک وسیع آگ مشتعل کی۔ احمدیوں کو مارا پیٹا گیا۔ مکانوں کو لوٹا گیا۔ اور مساجد کو نذر آتش کیا گیا۔ غرضیکہ جماعت کے لئے انتہائی خطرناک حالات پیدا کر دیئے۔ اس فتنہ کے انتہائی شباب کے موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو ان الفاظ میں خوشخبری دی کہ :۔

"احمدیت خدا کی قائم کی ہوئی ہے .... اگر یہ لوگ جیت گئے تو ہم جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے۔"

(الفضل ۱۵ر فروری ۱۹۵۳ء)

خدا تعالیٰ نے معجزانہ جماعت کی مدد کی اور مخالفین ناکام و نامراد ہوئے۔

(۱۷) :۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اُردو میں قرآن مجید کا سادہ با محاورہ ترجمہ تفسیری نوٹوں کے ساتھ تفسیر صغیر کے نام سے شائع فرمایا۔ جو بفضلہٖ مقبول عام و خاص ہے۔

(۱۸) :۔ ۱۹۵۸ء میں حضور نے ملک کے دیہاتی علاقوں میں لوگوں تک حق کا پیغام پہنچانے اور اُن کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک سکیم جاری فرمائی۔ جس کا نام وقفِ جدید ہے اس تحریک کے ماتحت حضور نے کم تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ دیہاتوں میں رہ کر لوگوں کو تبلیغ کریں اور اُن کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ چنانچہ نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ یہ تحریک اب خدا کے فضل سے عالمی بن چکی ہے۔ اس سال سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے ممالک میں بھی وسعت دیدی ہے۔ وقفِ جدید حضورؓ کی آخری تحریک ہے۔

(۱۹) :۔ آخری بیماری و وفات :۔ ۱۹۵۴ء میں حضورؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر بچا لیا۔ ۱۹۵۵ء میں حضور اپنے اہل و عیال اور دیگر خدام کے ساتھ بسلسلہ علاج یورپ کے دوسرے سفر پر روانہ ہوئے۔ اس سفر کے دوران لندن میں حضورؓ نے تمام احمدی مبلغین کی کانفرنس بلائی۔ جس میں تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کی تجاویز پاس کی گئیں۔ اس سفر سے واپس آنے کے بعد ایک حد تک حضورؓ امورِ خلافت سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۸ء میں بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا۔ ہر ممکن علاج ہوتا رہا۔ انجام کار وہ وقت بھی آگیا جس کا تصور بھی کوئی احمدی پسند نہ کرتا تھا۔ حضورؓ ۷ر ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر قریباً ۷۷ سال کی عمر میں داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور جا پہنچے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضور کے کارنامے تو بحر بیکراں کی مانند ہیں۔ اس مختصر مضمون میں حسب گنجائش چند کا ذکر بمشکل کیا جا سکا۔

خدا کرے یہ چند سطور سعید ارواح کے لئے شمع ہدایت ثابت ہوں۔ آمین

وَ آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

جلسہ "یومِ مُصلح موعودؓ"

تمام جماعتیں ۲۰ر فروری کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مُصلح موعودؓ کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت احباب جماعت پر واضح کریں۔ اور جلسوں کی رُوئیداد مرتب کر کے نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں۔ تاکہ اخبار بدر میں رپورٹوں کا خلاصہ شائع کرایا جا سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خاکسار کی سب سے چھوٹی بچی عزیزہ امۃ الباری اہلیہ چوہدری طاہر نسیم صاحب بی۔ ای (انجینئر) آف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹/۱/۸۶ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے خادم دین بنائے اور اُس کا وجود ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے باعث برکت و رحمت ہو۔ آمین

خاکسار۔ محمد حفیظ بقاپوری سابق ایڈیٹر بدر قادیان

پیشگوئی مصلح موعود غیروں کی نظر میں

از مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

عربی زبان میں ایک مقولہ ہے کہ اَلفَضلُ مَاشَہِدَت بِہِ الاَعدَاءُ یعنی جس بات کی شہادت دشمن بھی دے اس کو فوقیت اور برتری حاصل ہو جاتی ہے ورنہ ہر کوئی اپنی چیز کو اچھا ہی کہتا ہے۔ قبل اس کے کہ "پیشگوئی مصلح موعود غیروں کی نظر میں" بیان کی جائے نفس پیشگوئی کا مختصر خاکہ۔ پیشگوئی کا مقصد اور اہمیت کا بیان ضروری ہے۔

سو واضح ہو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوشیارپور میں محض چلہ کشی کے لئے تشریف لے گئے تھے اور شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے مکان کے بالاخانہ میں آپ چالیس روز تک دعاؤں میں معروف رہے۔ جب چلہ ختم ہوا تو حضور علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اس پیشگوئی کی اشاعت کی غرض سے ایک اشتہار تحریر فرمایا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔"

اس کے بعد پھر فرمایا کہ

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔"

یہ پیشگوئی غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ جو مقصد اس پیشگوئی کا الہام الٰہی میں مذکور ہوا ہے وہ بہت ہی عظیم الشان ہے چنانچہ اہم مقاصد کا ذکر کیا جاتا ہے۔

"خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

پیشگوئی مصلح موعود وہ عظیم پیشگوئی ہے جس میں متعدد چمکتے ہوئے نشانات جمع ہیں۔ کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کے ہاں اولاد نرینہ ہوگی جو زندہ بھی رہے گی اور غیر معمولی روحانی اور جسمانی اوصاف حمیدہ سے متصف بھی ہوگی مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے یقین اور تحدی کے ساتھ اس پیشگوئی کو شائع فرمایا جو عدیم المثال ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود میں نمایاں طور پر ظاہر ہوئی تو لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ اور بالآخر مسلم اور غیر مسلم حلقے بھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ پیشگوئی دربارہ پسر موعود کی نشانیاں اور علامات حرف بحرف آپ میں پائی جاتی ہیں۔ اور بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی نہ کسی رنگ میں غیروں کی زبان اور قلم سے ایسا اقرار ثابت ہے۔ اور ایسی متعدد اور زبردست شہادتیں موجود ہیں۔

اس سلسلے میں بطور مثال صرف چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی شہادت

ایک غیر احمدی مولانا صاحب جن کا نام مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی ہے انہوں نے "اظہار حق" کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا

"آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ناقل) اطلاع ملتی ہے کہ "میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے"۔

اس کے بعد اسی ٹریکٹ میں لکھتے ہیں کہ :-

"الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ سے جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی من وعن پوری ہوئی۔"

(اظہار حق صفحہ ۱۶۰)

دوسری شہادت

ایک غیر مسلم سکھ صحافی ارجن سنگھ صاحب ایڈیٹر "رنگین" امرتسر نے تسلیم کیا کہ :-

"مرزا صاحب نے ۱۹۰۱ء میں جبکہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی کہ تجھے بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی فسبحان الذی اخزی الاعادی یہ پیشگوئی بے شک حیرت پیدا کرنے والی ہے ۱۹۰۱ء میں نہ میرزا بشیر الدین محمود کوئی بڑے عالم و فاضل تھے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے اس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے .... اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے مرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا؟ .... اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقع ایسا ثابت ہوا ہے کہ اس نے ایک عالم میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔"

(رسالہ خلیفہ قادیان صفحہ ۶)

تیسری شہادت

مصلح موعود کی پیشگوئی کا ایک اہم مقصد بلکہ بنیادی غرض یہ تھی کہ "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" برصغیر ہند و پاکستان کے مشہور مسلم لیڈر اور شاعر مولانا ظفر علی خان آف زمیندار نے واشگاف الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے .... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۶)

چوتھی شہادت

خدا تعالیٰ نے پسر موعود کے بارہ میں خبر دی تھی کہ

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔"

اس حقیقت کو غیروں نے بھی تسلیم کیا چنانچہ مفکر احرار چوہدری افضل حق نے آپ کے متعلق لکھا

"جس قدر روپیہ احمدی جماعت ہر قادیانی تحریک پر صرف کر رہی ہے اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو بھی تبلیغ میں درہم برہم کرنے کیلئے کافی ہے۔"

(اخبار مجاہد ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء)

پانچواں شہادت

پسر موعود کے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ وہ "اولوالعزم" ہوگا اور "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" چنانچہ نامور صوفی خواجہ حسن نظامی مرحوم حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی منتظمی جوانمردی کو ثابت کردیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں"

(اخبار عادل دہلی ۲۴ر اپریل ۱۹۳۳ء)

الغرض غیر از جماعت کے مدبرین اور مفکرین کی آراء اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ مصلح موعود کی پیشگوئی سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے وجود میں نہایت شاندار طریق پر پوری ہوکر دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہونے کا باعث بنی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پیشگوئی المصلح الموعود بقیہ صفحہ ۲

پس ہمارے عیسائی بھائیوں نے غلطی سے یہودیوں کا یہ عقیدہ اپنا رکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کی لعنتی موت مرے عیسائیوں کے سوا دنیا میں کوئی ایسی قوم موجود نہیں ہے جو اپنے بزرگوں کو لعنتی قرار دے۔ اور اپنے آپ کو لعنت سے بری خیال کرے ؎

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

حضرت عالیجناب پوپ پال کے پُرخلوص الفاظ ملاحظہ ہوں کہ:-

"میں ایکتا اور شانتی کے سیوادار کے طور پر بھارت آیا ہوں۔ بھارت کے سبھی دھرموں میں مجھے گہری دلچسپی ہے"

ان پُرخلوص الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کا مذہبی دنیا میں صرف ایک ہی طریق ہے جو خدائی احکام کی روشنی میں جماعت احمدیہ نے اختیار کر رکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت کرشن علیہ السلام حضرت رامچندر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول یقین کرتی ہے اور دوسرے انبیاء کرام کو بھی۔ اسی طرح آج جب کہ ہمارے ملک میں حضرت عالیجناب پوپ پال موجود ہیں۔ آپ کی زیر قیادت تمام عیسائی بھائی بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کرشن اور حضرت رامچندر کے لئے اعلان کردیں کہ وہ سب اللہ تعالےٰ کے سچے نبی تھے اگر ایسا ہو تو جناب پوپ پال کے ان الفاظ کو عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے ؎

پیڑ پودے پکار اٹھیں گے
وقت کا راگ گنگنا تو سہی

پیشگوئی مصلح موعود پر ایک سو سال کا عرصہ گذرنے پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک حقیقت افروز شعر پر اس اداریہ کو ختم کرتا ہوں کہ ؎

مری طرف چلے آئیں مریض روحانی
کہ ان کے دردوں دکھوں کیلئے طبیب ہوں میں

(کلام محمود)

(محمد انعام غوری قادیان)

درخواست دعا

برادرم محمد اسد اللہ صاحب غوری پسر مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری آف یادگیر سکوٹر پر سفر کر رہے تھے کہ ایک ٹریکٹر سے شدید حادثہ پیش آگیا اور کولھے کی ہڈی سرک گئی۔ نیز ریاض احمد صاحب شولاپوری کو بھی جو ان کے ساتھ بیٹھے تھے سر میں شدید چوٹیں آئیں۔ علاج جاری ہے کامل صحت یابی اور ہر طرح کے نقص اور تکلیف سے محفوظ رہنے کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد انعام غوری قادیان

پیشگوئی مصلح موعودؓ عظمت بقیہ ص ۸

تاکہ احمدیہ جماعتیں بہتر طور پر فعال اور بیدار ہوسکیں۔

۱۹۷۴ء کے پُرآشوب دور میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ نے جس حکمت اور فراست سے جماعت کی قیادت فرمائی اس کی تفصیل بیان کرنے کا یہاں موقعہ نہیں ہے حضور نے دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقف جدید کی تحریک کا آغاز فرمایا۔ اور معلمین وقف جدید کے ذریعہ سے اندرون ملک دینی کاموں کو تیز کرنے کی مہم کو شروع فرمایا جس کے نتیجہ میں شاندار کام سرانجام پائے۔

غرض یہ کہ حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک دور میں جماعت نے جو ترقی کے منازل طے کی ہیں اور جو عظیم الشان کام سرانجام پائے ہیں وہ ہم میں سے ہر ایک محسوس و مشہود کر رہا ہے اور ان پر

آفتاب آمد دلیل آفتاب

کی مثال صادق آتی ہے۔ پس پیشگوئی مصلح موعود کے نتائج اور اثرات اس صورت میں جلوہ گر ہوئے ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کے معترف ہوچکے ہیں۔ چنانچہ

(۱):- مولانا ظفر علی صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور جو جماعت کے شدید مخالف تھے وہ بھی ایک موقعہ پر احرار کو مخاطب ہوکر یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ:-

"کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں دنیا کے ہر ایک کونے میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے"

(۲):- آزادی کشمیر کی تحریک کے زمانے میں مسلمانان ہند کے سرکردہ لیڈر جن میں خواجہ حسن نظامی اور ڈاکٹر سر محمد اقبال جیسے نامور شامل ہیں نے حضرت مصلح موعودؓ کو کشمیر کمیٹی کی صدارت کے لئے چُنا اور اس کام کو مؤثر طور پر چلانے کے لئے درخواست کی یہ سب باتیں اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ مصلح موعودؓ کی پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

آج ہم خلافت رابعہ کے تاریخ ساز دور میں سے گذر رہے ہیں جس قدر مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے اور سخت امتحان درپیش ہے اسی قدر جماعت کی ترقیات کے دروازے وا ہونے والے ہیں۔

اور جماعت مختلف ممالک میں کچھ اس طور پر نمائش گاہ عالم میں دھکیل دی گئی ہے اور ایک اہم تعمیری دور میں سے گذر رہی ہے کہ تمام دنیا کی نگاہیں ہماری طرف ہیں۔ کیونکہ اسلام کے دوبارہ احیاء کی ذمہ داری جماعت احمدیہ کے سپرد ہے تاکہ ہم وقت کے تقاضا کو پورا کرکے روحانی غلبہ کے دن کو قریب سے قریب تر کرنے والے بنیں۔

چند سالوں سے حالات نے جس رنگ میں پلٹا کھایا وہ بظاہر جماعت کے لئے دردناک واقعات پیش کر رہے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی ابدی تقدیر کے مطابق ہمیں یقین ہے کہ ان پُرخطر۔ ناساعد اور تکلیف دہ حالات میں کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔ کا آسمانی وعدہ بڑی شان سے پورا ہوگا۔ اور وعدوں کا سچا خدا ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ پس اگر امتحان آئے اور خدا کی طرف سے آئے اور انعام دینے کے لئے آئے اور کامیابی کے یقینی وعدہ کے ساتھ آئے تو ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ خندہ پیشانی سے اس کا خیرمقدم کریں اور اپنے فکر و عمل میں اتحاد پیدا کرکے اپنی عظیم ذمہ داریوں کا احساس کریں جن کو ادا کرکے ہم نے دنیا میں ایک مرتبہ پھر سچی اور خالص توحید کو قائم کرنا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین ﷺ

درخواست دعا:- عزیزہ فضل احیم سونگھڑہ اپنے لئے اپنے والدین کی صحت و سلامتی کاروبار میں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ارشادِ خداوندی ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۔ (سورۃ الصف: ۱۰)

یعنی خدا تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے اپنا رسول مہدی کے لقب اور دینِ حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ تمام ادیان پر اسلام کو غالب کردے۔

اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں جملہ مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود اور امام مہدی کے بارے میں ہے۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر میں اس آیت کی تشریح میں لکھا ہے کہ هٰذَا عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِیِّ۔ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیانِ عالم پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔ شیعوں کی مشہور حدیث کی کتاب "بحار الانوار" میں لکھا ہے نَزَلَتْ فِی الْقَائِمِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ "۔ کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کے القائم یعنی امام مہدی کے بارہ میں نازل ہوئی۔ اسی طرح شیعہ اصحاب کی ایک اور معتبر کتاب غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ میں لکھا ہے کہ:۔

"مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است"

یعنی اِس آیت میں جو رسول موعود ہے اس سے مراد امام مہدی ہیں۔

پس ظاہر ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدی یا موعود اقوامِ عالم کا سب سے بڑا مقصد غلبۂ اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے منشاء اور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان کی مقدس سرزمین میں غلبۂ اسلام کے لئے امام مہدی بنا کر مبعوث فرمایا حضور علیہ السلام نے غلبۂ اسلام کے لئے ایک طرف تو دلائل و براہین کے میدان میں تمام اقوامِ عالم کو اسلام کے بالمقابل دعوتِ مبارزت دی اور "براہین احمدیہ" جیسی معرکۃ الآراء تصنیف کے ذریعہ سب کو لاجواب کردیا۔ اور دوسری طرف اسلام کی حقانیت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور زندہ خدا کی تازہ بتازہ تجلیات کا ثبوت دینے کے لئے ۱۸۸۵ء میں عالمگیر نشان نمائی کی دعوت دی۔ کہ اگر حق کے متلاشی طالب صادق بن کر آپ کے یہاں ایک سال تک قیام کریں تو وہ ضرور اپنی آنکھوں سے دینِ اسلام کی حقانیت کے چمکتے ہوئے نشان مشاہدہ کرلیں گے۔ اور اگر ایک سال رہ کر بھی وہ آسمانی نشان سے محروم رہیں تو انہیں دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے چوبیس سو روپیہ بطور ہرجانہ یا جرمانہ پیش کیا جائے گا۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۱)

اِس دعوت کی عالمگیر اشاعت کے لئے آپ نے خدا تعالیٰ کی تحریک کے مطابق بیس ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی اشتہارات شائع کئے۔ اور ایشیا، یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے لیڈروں، فرمانرواؤں، مہاراجوں، عالموں، مدبروں، مصنفوں اور نوابوں کو باقاعدہ رجسٹری کرکے بھجوادیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام اہلِ مذاہب آپ کی اِس دعوت پر اس درجہ مبہوت اور ششدر رہ گئے کہ کسی کو آپ کی دعوت کے مطابق اسلام کی سچائی کا تجربہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہوسکی۔ البتہ ہندوستان کی سرزمین سے صرف تین اشخاص نے اِس دعوت پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اور وہ تھے منشی اندرمن مرادآبادی۔ پادری سوفٹ اور پنڈت لیکھرام۔ لیکن انہوں نے بھی مختلف حیلہ جوئیوں سے راہِ فرار اختیار کی۔ اور یہ غلبۂ اسلام کی مہم کی ابتداء میں اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے!

اِسی دوران قادیان کے بعض ذی اثر ہندوؤں نے جن کی تعداد دس تھی، حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر باادب درخواست کی کہ ہم آپ کے ہمسایہ اور لندن و امریکہ والوں کی نسبت آسمانی نشان دیکھنے کے زیادہ حقدار اور مشتاق ہیں۔ ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے۔ ہم مسلمان تو نہیں ہوسکتے۔ البتہ جو نشان بھی ہم آپ سے بچشمِ خود دیکھ لیں گے اُسے اخبارات میں بطورِ گواہ شائع کرادیں گے اور آپ کی صداقت کی حقیقت کو حتی الوسع اپنی قوم میں پھیلائیں گے۔ چنانچہ اس پیشکش کے مطابق ستمبر ۱۸۸۵ء سے ستمبر ۱۸۸۶ء کا عرصہ مقرر ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ۵ راگست ۱۸۸۵ء کو الہاماً بتایا کہ آج سے اکتیس ماہ تک مرزا امام الدین و مرزا نظام الدین جو آپ کے شدید مخالف تھے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار رہوں گے۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق فروری ۱۸۸۸ء میں مرزا نظام دین کی بیٹی اور مرزا امام الدین کی بھتیجی ایک چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہوگئی۔ اور نشان پورا ہوا مگر ہندوؤں نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ بلکہ خاموشی اختیار کی۔

اسی اثناء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک ہوئی کہ آپ باہر جاکر چلہ کشی کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے غلبۂ اسلام کے لئے عظیم نشانات ظاہر ہوں۔ ابتداء میں آپ نے سوجان پور جانے کا ارادہ فرمایا۔ مگر حضورؑ کو الہاماً بتایا گیا کہ آپ کی عُقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی۔ (سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ ۶۱)

چنانچہ ۲۲ر جنوری ۱۸۸۶ء کو آپ ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور چالیس یوم تک وہاں آپ نے علیحدگی میں عبادت و ریاضت کے مجاہدات اختیار کئے۔ اور پھر جماعتِ احمدیہ کے شاندار مستقبل کے متعلق بھاری بشارتیں پانے اور تبلیغِ اسلام کی مہمات میں حصہ لینے کے بعد ۱۷ر مارچ ۱۸۸۶ء کو بانیل مرام واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اس عرصہ میں آپ نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جو اخبار ریاضِ ہند امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء کی اشاعت میں بطورِ ضمیمہ شائع ہوا۔ جس میں دیگر بہت سی بشارتوں کے ساتھ ایک عظیم الشان موعود فرزند کی خوشخبری بھی دی گئی۔ اِس عظیم الشان پیشگوئی کا مکمل متن اِسی اشاعت میں علیحدہ دیا جارہا ہے۔

پسرِ موعود کی پیشگوئی کی تفاصیل اور حقیقت کا انکشاف اگرچہ اپنے وقت پر سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر فرد ہُوا۔ مگر دراصل خدائی تقدیر کے مطابق ہزاروں برس پہلے سے یہ خبر کُتبِ سابقہ میں پائی جاتی ہے کہ مسیح موعود کے ہاں ایک خاص فرزند پیدا ہوگا جو حُسن و احسان میں اس کا نظیر ہوگا اور عظمت و توقیر میں اس کا مثیل۔ چنانچہ یہودیوں کی مشہور حدیث کی کتاب طالمود میں لکھا ہے:۔

"It is also said that he (The Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grand-son."

(طالمود باب پنجم صفحہ ۳۱ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء از جوزف بارکلے)

یعنی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کی رُوحانی بادشاہت کا وارث اُس کا بیٹا اور اُس کا پوتا ہوگا۔

سیدنا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح موعود کے تعلق سے یہ بشارت دی تھی کہ

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ۔

(مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی وہ ایک خاص حکمت سے شادی کرے گا اور اس کو ایک خاص بیٹا دیا جائے گا۔

علاوہ ازیں پانچویں صدی ہجری کے ایک شامی بزرگ امام یحییٰ بن عقب نے مسیح موعود اور اس کی جماعت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ

وَمَحْمُوْدٌ سَیَظْهَرُ بَعْدَ هٰذَا
وَیَمْلِكُ الشَّامَ بِلَا قِتَالٍ

یعنی مسیح موعود اور ایک عربی النسل انسان کے بعد محمود ظاہر ہوگا جو ملکِ شام کو بغیر کسی (مادی) جنگ کے فتح کرے گا۔

اِسی طرح شیعوں کی مشہور کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴ میں ہے کہ آنے والے موعود کا نام محمود ہوگا۔

نیز ہندوستان کے حضرت نعمت اللہ ولی ہانسویؒ نے اپنے مشہور قصیدہ "اربعین فی احوال المہدیین" میں فرمایا ہے کہ ؎

دورِ اُو چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

جب امام مہدی کا دور ختم ہوجائے گا تو اس کا ایک خاص بیٹا اُس کی یادگار ہوگا۔ یعنے مسیح موعود کا مثیل اور اس کا خلیفہ۔

پس الٰہی نوشتوں کے عین مطابق وہ مصلح موعود، سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مقدس وجود میں ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ظہور پذیر ہُوا۔ ۱۹۱۴ء میں سریر آرائے خلافت ہوکر تقریباً باون سال تک غلبۂ اسلام کے لئے عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دیتا ہُوا ۷ اور ۸ نومبر کی درمیانی شب ۱۹۶۵ء میں اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔

علم غیب پر مشتمل اس قدر عظیم نشان دیکھ کر بھی اگر کوئی شک و شبہ کے بھنور میں گھِرا ہو تو ایسے شخص کے لئے اِسی پیشگوئی میں یہ تحدّی (چیلنج) موجود ہے کہ:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو، اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

"اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالےٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ وہ اپنے انبیاء و مرسلین کو جس مشن اور جس مقصد کے ساتھ مبعوث فرماتا ہے، اُس کی تمام تر تکمیل اُن کی اپنی زندگیوں میں نہیں کرتا بلکہ اس کی بنیاد اُن کے ہاتھوں سے رکھ دی جاتی ہے پھر اُن کے نائبین اور خلفاء کے ذریعہ درجہ بدرجہ اس کی تکمیل کے سامان فرماتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

(سورۃ الصف : ۱۰)

یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک جزیرہ عرب میں اسلام غالب آچکا تھا اور ابھی ایک بڑی دنیا اس نعمت سے محروم تھی۔ لیکن جس عظیم الشان غلبہ کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا تھا اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے آپ کے مبارک ہاتھوں سے رکھوادی اور اس وقت سے لے کر آج تک اس عظیم غلبہ کی طرف جو بھی قدم اُٹھائے جاتے رہے یا قیامت تک جو اقدام کئے جاتے رہیں گے وہ سب کے سب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّلین اقدام کے اظلال [illegible] شمار ہوں گے اور ہر کامیابی [illegible] حاصل [illegible] آپ ہی کی طرف منسوب ہوگی۔

اسی غلبۂ اسلام پر ادیان کُل کی تکمیل کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی علیہ السلام کی بشارت عطا فرمائی تھی اور تمام مفسرین کا متذکرہ بالا آیت کے بارہ میں اتفاق ہے کہ یہ عظیم [illegible] اسلام مسیح موعود اور مہدی مسعود کے زمانہ میں مقدر ہے جو دراصل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فرزند جلیل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مخاطب کر کے الہاماً یہ بشارت عطا فرمائی تھی کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (تذکرہ صفحہ ۳۱۲)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جہاں اپنی معرکۃ الآراء تصانیف اور تقاریر کے ذریعہ، خدا تعالیٰ کی طرف سے تائیدات و نشانات کے ذریعہ اور تبشیر و انذار کے ذریعہ سے تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے مؤثر سامان مہیا کر دیئے وہاں ایک پاک جماعت کے قیام کے ذریعہ بھی اس عظیم الشان غلبہ کی مضبوط بنیاد رکھ دی اور یہ الٰہی سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ زمین کے کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں سرگرم عمل ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآنی وعدہ (آیت استخلاف سورۃ نور) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (مشکوٰۃ۔ باب الرقاع) کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بعد خلافت حقہ کا بابرکت نظام جاری فرما کر تکمیل تبلیغ اور غلبۂ اسلام کے مستقل سامان فرما دیئے اور پھر خاص طور پر جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت عطا فرمائی تھی "يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ" (مشکوٰۃ مجتبائی - باب نزول عیسیٰ) کہ وہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں ایک خاص بیٹا پیدا ہوگا، اللہ تعالیٰ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو عظیم الشان صفات کے حامل ایک خاص بیٹے کی بشارت عطا فرمائی اور اس مصلح موعود کی صفات بیان کرتے ہوئے یہ الہام الٰہی میں بتایا گیا کہ

"..... خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو یہ موعود فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور اُسی سال ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ اپنے معتقدین سے بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ گویا الٰہی حکمت اس توارد اور حسن اتفاق سے یہ ظاہر کر رہی تھی کہ حضرت مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کا تو جس طرح ایک ہی ساتھ ہوا ہے اسی طرح جو جو وعدے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں کئے گئے ہیں وہ جماعت کے حق میں اور جماعت کی ترقی کے بارہ میں جو وعدے کئے گئے ہیں وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے پورے ہوں گے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ کے جلد جلد بڑھنے کے ساتھ ساتھ جماعت بھی جلد جلد ترقی کرتی رہی حتیٰ کہ جب پچیس ۲۵ برس کی عمر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور جماعت کا نظم و نسق سنبھالا تو حیرت انگیز طور پر جماعت کی ترقی کے سامان ہوتے چلے گئے اور کیا بلحاظ نفوس کی طاقت کے۔ کیا بلحاظ مالی طاقت کے۔ کیا بلحاظ وسعت مکانی کے اور کیا بلحاظ تقویٰ و طہارت کے۔ غرضیکہ دینی و دنیاوی لحاظ سے ہر سمت میں جماعت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی شروع ہو گئی ——!

الہام الٰہی میں جو الفاظ بیان ہوئے ہیں کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" اس فقرہ میں دراصل یہ عظیم پیشگوئی پوشیدہ تھی کہ اس مصلح موعود کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ جائے گی کیونکہ عالمگیر شہرت حاصل کرنے کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ مادی طاقتوں کے سربراہ زیادہ سے زیادہ ایک محدود دنیا تک نیک نامی کی شہرت حاصل کر سکتے ہیں وہ بھی محدود وقت کے لئے لیکن السی بین الاقوامی اور عالمگیر شہرت کہ ہر قوم اور ہر ملک اور ہر طبقہ کے لوگ اس محسن کو نیک نامی کے ساتھ یاد کریں اور وصال کے بعد بھی اس میں اضافہ ہوتا رہے۔ بجز روحانی انقلاب اور زلزل کو [illegible] کرنے کے ممکن ہی نہیں۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا سرسری جائزہ لینے پر مندرجہ ذیل ایمان افروز امور سامنے آتے ہیں ——

(۱) حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ زمین کے کناروں تک اسلام و احمدیت کی تبلیغ پہنچی۔

(۲) آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دنیا بھر میں قرآنی علوم کی ترویج شروع ہوئی۔

(۳) آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ مختلف اقوام کی لاکھوں سعید روحیں آغوش احمدیت میں پناہ لے کر اپنے اس محسن کے لئے تعریف اور دعا میں رطب اللسان ہیں۔

(۴) مختلف اقوام کے وہ اسیر جو استبدادی طاقتوں کے مظالم کا شکار ہو رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی تدابیر سے ان کے خوفناک مظالم سے رہائی پا کر آج تک آپ رضی اللہ عنہ کے ممنون احسان ہیں۔

(۵) آپ رضی اللہ عنہ کی روحانی نسل سے خاص تربیت یافتہ آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد زمین کے کناروں تک پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہ کی ہدایات کے مطابق کام کر کے دینی و دنیوی لحاظ سے بنی نوع انسان کی خدمت کی اور یوں آپ رضی اللہ عنہ کی نیک شہرت کا باعث بنے۔

(۶) آپ رضی اللہ عنہ کی بکثرت نیک اور صالح اور بہترین صلاحیتوں سے آراستہ جسمانی نسل دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل کر دینی اور دنیاوی لحاظ سے نوع انسان کی خدمت کر کے چار دانگ عالم میں اپنے والد ماجد سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عالمی شہرت کا باعث بن رہی ہے۔

(۷) آپ رضی اللہ عنہ کی پُرمعارف تصانیف اور معرکۃ الآراء مطبوعہ خطابات خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ میں عالمی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

(۸) آپ رضی اللہ عنہ کی جسمانی نسل ہی سے آپ رضی اللہ عنہ کے فرزندان حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور اب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت حقہ کے منصب جلیلہ پر فائز ہو کر اعلاء کلمۃ اللہ۔ اسلام کی سربلندی اور نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور دے رہے ہیں وہ سب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عالمگیر شہرت کو چار چاند لگانے کا موجب ہو رہے ہیں۔

(۹) وہ عظیم الشان پیشگوئی جو جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے جس کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پورے ایک سو سال پہلے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو

چلّہ کشی کے بعد شائع فرمایا تھا، ہر سال دُنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود مناتی اور جلسے وغیرہ کرکے اس نشانِ رحمت کے پُورا ہونے کا ذکرِ خیر کرتی ہیں۔ گویا اس طرح ہر سال خاص طور پر ماہِ فروری میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا عالمگیر پیمانے پر ذکرِ خیر کیا جاتا ہے اور ہر سال یہ عظیم الشان پیشگوئی کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" ایک نئی شان کے ساتھ پُوری ہوتی رہتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

الغرض الہامِ الٰہی کا یہ فقرہ مختلف جہات سے ایمان افروز اور حیرت انگیز طور پر پُورا ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں متعدد ایسے بنیادی سنگِ میل نصب کروا دیئے ہیں جو مستقبلِ بعید میں بھی آپؓ کی شہرت اور آپؓ کی نیک نامی کو روز افزوں کرتے رہیں گے۔ مثلاً تفسیرِ کبیر جیسی شاندار تفسیر القرآن اور تحریکِ جدید اور وقفِ جدید جیسی وقفِ زندگی اور مالی قربانیوں کی عظیم تحریکیں جن سے اندرونِ ملک اور بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا کام نئی وسعتوں کے ساتھ انجام پا رہا ہے اور دارالہجرت ربوہ جیسے مثالی شہر کی بنیاد اور آبادکاری اور آپؓ کی معرکۃ الآراء تقاریر و خطبات اور لطیف و دلپذیر تصانیف وغیرہ ایسے اَنمٹ نقوش ہیں جو آپؓ کے مبارک وجود کے خط و خال کو شکر گذاروں اور قدر دانوں کی نگاہوں میں ہمیشہ زندہ و جاوید رکھیں گے۔

جیسا کہ اوپر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عالمی شہرت کے مختلف ذرائع اور وُجوہ بیان کئے گئے ہیں یہ فقرہ گویا ساری پیشگوئی کی جان اور رُوح ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات اور آپؓ کی سیرتِ طیبہ کے ہر ہر گوشہ پر محیط ہے اور جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ایک شاگردِ رشید عالمی شہرت یافتہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے اس محسن کے ذکرِ خیر میں فرمایا تھا کہ:-

"حضورؓ کی سیرتِ طیبہ کا تفصیلی بیان تو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی کے ساتوں دفتروں میں بھی سما نہیں سکتا۔"

(بدر ۱۱ فروری ۱۹۸۲ء)

اس مختصر سے مقالے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اوصاف کریمانہ اور عالمی شہرت کے حامل سنہری کارناموں کی سرخیاں بھی سما نہیں سکتیں ــــ صرف تبلیغی کارنامے کا جائزہ لیا جائے تو یہ اس قدر حیرت انگیز، اس قدر وسیع اور عالمگیر ہے کہ مخالف دُنیا بھی اس عظیم کارنامے کی عظمت اور افادیت کی معترف ہے۔ چنانچہ ایک شدید معاندِ احمدیت مولانا ظفر علی خاں مدیر اخبار "زمیندار" لاہور نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے قائم کردہ تبلیغی نظام کی کھلے لفظوں میں تعریف کی چنانچہ احراریوں کو ملامت کرتے ہوئے اپنی اس تقریر میں اُنہوں نے کہا:-

"کوئی ان احرار سے پُوچھے بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے۔ کوئی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی۔ احرارِیو! کان کھول کر سُن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں سے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی۔ تُف ہے تمہاری غداری پر۔ مرزا محمود کے پاس مبلّغ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دُنیا کے ہر ایک مُلک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

(تقریر جلسہ سید خیر الدین امرتسر۔ منقول از "ایک خوفناک سازش" مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر جنرل سیکرٹری احرار اسلام۔ صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

پس یہ ایک ایسی ناقابلِ تردید حقیقت ہے جس کا غیر ہی نہیں بلکہ سخت ترین مخالفوں کو بھی اعتراف ہے گویا بزبانِ حال سیدنا محمودؓ کے دشمن بھی اقرار کرتے ہیں کہ خدا کی یہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پُوری ہوئی اور پیشگوئی کے مطابق حضرت مصلح موعودؓ کا نام نامی زمین کے کناروں تک شہرت پاگیا ــــ!

ذیل میں اُن ممالک کے نام جن تک اسلام کی تبلیغ کے ذریعہ آپؓ کا نام شہرت پاگیا، درج کئے جاتے ہیں سنِ قیامِ مشن اور مجاہدِ اوّل کا نام بھی بغرض...

نامِ ملک	سنِ قیامِ مشن	نامِ مجاہدِ اوّل
ہالینڈ	سنہ ۱۹۴۷ء	محترم حافظ قدرت اللہ صاحب
جرمنی	سنہ ۱۹۲۲ء	" ملک غلام فرید صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب
ڈنمارک	سنہ ۱۹۵۶ء	" سید کمال یوسف صاحب
جاپان	سنہ ۱۹۳۵ء	" صوفی عبد القدیر صاحب نیاز
سوئٹزرلینڈ	سنہ ۱۹۴۶ء	" شیخ ناصر احمد صاحب
گی آنا	سنہ ۱۹۵۹ء	" بشیر احمد صاحب آرچرڈ
ماریشس	سنہ ۱۹۱۵ء	" صوفی غلام محمد صاحب
امریکہ	سنہ ۱۹۲۰ء	" حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ
فجی	سنہ ۱۹۶۰ء	" شیخ عبد الواحد صاحب
انڈونیشیا	سنہ ۱۹۲۵ء	" مولوی رحمت علی صاحب
انگلستان	سنہ ۱۹۱۳ء	" حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ
گھانا۔ نائیجیریا	سنہ ۱۹۲۱ء	" مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؓ
سپین	سنہ ۱۹۲۶ء۔ سنہ ۱۹۴۶ء	" محمد شریف صاحب گجراتی
جنوبی افریقہ	سنہ ۱۹۴۶ء	" ڈاکٹر محمد یوسف سلیمان صاحب
ہنگری	سنہ ۱۹۳۶ء	" حاجی احمد خان صاحب نیاز
یوگنڈا۔ کینیا۔ ٹانگانیکا	سنہ ۱۹۳۴ء	" مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
البانیہ	سنہ ۱۹۳۶ء	" مولوی محمد دین صاحب
یوگوسلاویہ	سنہ ۱۹۳۷ء	" " "
بلغاریہ	سنہ ۱۹۳۸ء	" " "
ارجنٹائن	سنہ ۱۹۳۶ء	" مولوی رمضان علی صاحب
اٹلی	سنہ ۱۹۳۷ء	" ملک محمد شریف صاحب گجراتی
فرانس	سنہ ۱۹۴۶ء	" ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور چوہدری عطاء اللہ صاحب
پولینڈ	سنہ ۱۹۳۷ء	" حاجی احمد خان صاحب
تنزانیہ	سنہ ۱۹۴۸ء	" مولوی عبد الکریم صاحب شرما
آئیوری کوسٹ	سنہ ۱۹۶۰ء	" قریشی مقبول احمد صاحب
ٹرینیڈاڈ	سنہ ۱۹۵۱ء	" محمد اسحٰق صاحب ساقی
لائبیریا	سنہ ۱۹۵۶ء	" صوفی محمد اسحٰق صاحب
سنگاپور	سنہ ۱۹۳۵ء	" غلام حسین ایاز صاحب
برما	سنہ ۱۹۳۵ء	" احمد خان صاحب نسیم
عدن	سنہ ۱۹۴۶ء	" غلام احمد صاحب مبشر
لبنان	سنہ ۱۹۵۱ء	" رشید احمد صاحب چغتائی
مسقط	سنہ ۱۹۴۹ء	" روشن دین صاحب فاضل
ایران	سنہ ۱۹۲۴ء	" شہزادہ عبد المجید صاحب
بخارا	سنہ ۱۹۲۴ء	" مولانا ظہور حسین صاحب
فلسطین	سنہ ۱۹۲۸ء	" مولانا جلال الدین صاحب شمس
مصر	سنہ ۱۹۲۲ء	" شیخ محمود احمد عرفانی صاحب
شام	سنہ ۱۹۲۵ء	" ولی اللہ شاہ صاحب
اُردن	سنہ ۱۹۴۸ء	" رشید احمد صاحب چغتائی
سورینام	سنہ ۱۹۵۶ء	" رشید احمد صاحب اسحٰق
سیرالیون	سنہ ۱۹۲۱ء	" حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر
گیمبیا	سنہ ۱۹۶۰ء	" الحاج حمزہ سینالو صاحب
سری لنکا	سنہ ۱۹۳۱ء	" مولوی عبید اللہ صاحب

(بشکریہ بدر ۱۱ فروری ۱۹۸۲ء)

آج زمین کے اطراف میں بسنے والے لاکھوں احمدی دل کی گہرائیوں سے حضرت مصلح موعودؓ کے حق میں یہ دُعا کر رہے ہیں کہ عظمت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے!

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"

از مکرم مولوی محمد منور احمد صاحب خادم - قادیان

آسمانی کلام دقیق بھی ہوتا ہے اور ذوالمعارف بھی۔ اور اس کے اسرار و غوامض کا سلسلہ نہایت درجہ وسیع ہوتا ہے۔ اور ہر طلوع ہونے والی صبح اس کی ظلمتوں پر ایک نئی گواہی پیش کرتی ہے۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق اگر پیشگوئی مصلح موعود دیکھی جائے تو اس کا لفظ لفظ جگمگاتا نظر آتا ہے۔ اسی طرح "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کہنے کو تو اس تاریخی پیشگوئی کے الفاظ میں سے یہ ایک مختصر سا فقرہ ہے مگر دستِ قدرت نے اس میں "تین" کے لفظ کو جمعیت کا رنگ دیگر واقعات کی بھی ایک دنیا آباد کر دی ہے اور بتایا کہ خداتعالیٰ کے علم میں اس خدائی خبر کا ظہور کئی بار مقدر ہے۔ تا ایک نہیں متعدد رنگ میں اتمامِ حجت کے تقاضے پورے ہوں۔ آسمانِ صداقت سے پورے ہوتے رہیں۔ چنانچہ پہلی اور دوسری بار اس کا ظہور سیدنا حضرت مصلح موعود کی ولادت باسعادت کے وقت ہوا۔ جیسا کہ حضورؓ ایک تو پیشگوئی کے اعلان سے چوتھے سال یعنی ۱۸۸۹ء میں تولد ہوکر زینتِ عالم ہوئے۔ دوسرے آپؓ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب۔ مرزا فضل احمد صاحب اور بشیر اوّل کے بعد پیدا ہوئے اور چوتھے فرزند تھے۔ اس خبر کا تیسری بار ظہور ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی بیعت کے ذریعہ سے ہوا۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حرمِ اوّل سے فرزندِ اکبر تھے اور انہیں حضورؑ کی مقدس زندگی کا ایک بہت بڑا دور دیکھنے کی سعادت ملی اور آپؑ کو تصدیقِ دل عاشقِ رسول اور عاشقِ قرآن تسلیم کرتے تھے مگر وہ حضورؑ کی زندگی میں بیعت میں شامل نہ ہوئے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرزا صاحب موصوف سے انتہا درجہ کی محبت و الفت تھی اور وہ اکثر حضرت اقدسؑ کے سامنے آپ کی بعض کتب کی تعریف کیا کرتے اور منشاء یہ ہوتا تھا کہ حضور کی نظرِ کرم صاحبزادہ صاحب کی طرف ہو جائے اور ان کے لئے دعا فرمائیں۔ ایک دفعہ آپؓ نے معمول کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے مرزا سلطان احمد صاحب کی ایک کتاب کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ

"مرزا سلطان احمد سے کہو کہ خدا سے صلح کرے۔"

لیکن صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کو حضرت اقدس کی زندگی میں اپنے مقدس باپ کی بیعت کا موقع میسر نہ آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتقال کے بعد خلافتِ اولیٰ کا زمانہ آیا مگر اب بھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے خاص عقیدت کے باوصف صاحبزادہ صاحب موصوف سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہوئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی خلافت کا دور شروع ہوگیا اور اب بظاہر مرزا سلطان احمد صاحب کے حق کی طرف آنے کا امکان یکسر ختم ہوگیا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آپ کے چھوٹے بھائی تھے اور باہم عمر کا تفاوت اس درجہ تھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب کی بارات اسی دن گئی تھی جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوسری شادی کے لئے دلّی تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ وہ خود بھی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ سے خلافتِ ثانیہ کے ابتداء میں یہ تذکرہ کیا کرتے تھے کہ بڑے مرزا صاحب زندہ ہوتے تو میں بیعت کر لیتا ...... اب میں اپنے چھوٹے بھائی کی بیعت کیا کروں۔ چنانچہ اسی تذبذب میں خلافتِ ثانیہ کے بھی پندرہ سال گذر گئے اور عمر کا آخری حصہ آپہنچا۔ ہاتھ پاؤں جواب دے گئے کہ یکایک انہوں نے دسمبر ۱۹۳۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام بھیجا کہ میں تو چل نہیں سکتا۔ آپ کسی وقت آکر میری بیعت لے لیں۔ چنانچہ حضور نے اسی دن ان کی بیعت لی۔ اور اس طرح حضرت مصلح موعودؓ کی بدولت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین زندہ صلبی و روحانی بیٹوں (حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کا بھی اضافہ ہوگیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ خود حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی مدتوں قبل بذریعہ رؤیا یہ بتایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں اور وہ بھی حضورؑ کے پاس ہیں۔ وہاں ایک جگہ پر چار کرسیاں بچھی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ ایک کرسی پر تم بیٹھ جاؤ۔

تین کو چار کرنے کا چوتھی بار ظہور پاکستان میں ربوہ جیسے عظیم الشان مرکزِ احمدیت کے قیام سے ہوا۔ چنانچہ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ اور قادیان، تین اسلامی مراکز پہلے سے موجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے ربوہ بسا کر ان تین مراکز میں ایک اور کا اضافہ فرما دیا اور اس طرح آپ تین کو چار کرنے والے بن گئے۔

خود "تین کو چار کرنے والا ہوگا" کی عبارت کے سیاق و سباق میں اس نئے اور چوتھے مرکز کی بعض اہم خصوصیات کی طرف اشارہ بھی کر دیا گیا تھا۔ مثلاً "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کے الفاظ میں اس نئے مرکز کے یوم افتتاح کی خبر دی گئی تھی اور اس سے قبل "علوم باطنی" کے الفاظ کو اس صفت سے پیوستہ کر کے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ مصلح موعودؓ کو اس چوتھے مرکز کے قیام کی قبل از وقت بذریعہ رؤیا و کشف خبر دی جائے گی جو مسلّمہ طور پر علوم باطنی کا سرچشمہ اور ماخذ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس خبر کے عین مطابق نہ صرف ربوہ کا افتتاح ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ہوا جو دوشنبہ کا دن تھا۔ بلکہ اس کے افتتاح سے سات برس پیشتر آپ کو پہاڑیوں کے دامن میں ایک نئے مرکز کے قیام کا کشفی نظارہ دکھایا گیا۔

غرضیکہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کی صفت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ذات میں متعدد رنگ میں پوری ہوئی۔ اور اس طرح مصلح موعود کی الہامی پیشگوئی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں رہا۔ جو خارقِ عادت رنگ میں پورا نہ ہو چکا ہو۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

آل اڑیسہ و بہار سالانہ اجتماع انصار اللہ

مؤرخہ ۱۵،۱۶ مارچ ۱۹۸۶ء کو آل اڑیسہ و بہار چھٹا سالانہ اجتماع اس مرتبہ جماعت احمدیہ موسنی بنی مائنز میں ہونا قرار پایا ہے۔ بہار اور اڑیسہ کی جملہ مجالس کے انصار بھائی کثرت سے اس اجتماع میں شرکت فرمادیں۔ اور اس اجتماع سے متعلق چندہ و دیگر امور کے بارہ میں درج ذیل ایڈریس پر خط و کتابت کریں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

ایڈریس :-

ANEESUR RAHMAN KHAN .SB.
NAZIM-E-ALA MAJLIS ANSARULLA
- ORISSA
V.P.O. KERANG
VIA: KHURDA
DISTT. PURI (ORISSA)

درخواست دعا

(۱) محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب ریشی نگر کشمیر سے صحت و سلامتی درازیٔ عمر۔ دینی و دنیوی ترقیات اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(۲) محترمہ راجہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالحمید صاحب۔ گنائی ریشی نگر سے پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی صحت و سلامتی، دینی و دنیوی ترقیات، درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

(ادارہ)

پروگرام دورہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان و مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم فاضل انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

علاقہ جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ تامل ناڈو۔ کیرالہ۔ کرناٹک۔ آندھرا پردیش۔ مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲-۲-۸۶ سے نائب ناظر بیت المال آمد مع انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ سال ۸۶-۱۹۸۷ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین کرام سے نائب ناظر صاحب و انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲-۲/۸۶
مدراس	۲۴-۲/۸۶	۸	۲۸
میلاپالیم	۱-۳/۸۶	۱	۲-۳/۸۶
کوٹار / ستنکرکوٹلہ	۳	۱	۴
اُٹی کورین	۵	۱	۶
ستان کولم	۷	۱	۸
کروناگاپلی / آدی ناڈ	۸	۲	۱۰
کوٹیلون	۱۰	۱	۱۱
آلیپی	۱۱	۱	۱۲
ارناکولم	۱۲	۱	۱۳
آٹراپورم	۱۳	۱	۱۴
موائی پوڑہ	۱۴	۱	۱۵
چاواکاڈ	۱۵	۱	۱۶
پلی پورم	۱۶	۱	۱۷
چیلاکرام / کاداشیری	۱۷	۱	۱۸
کالیکٹ	۱۸	۱	۱۹
الانلور۔منارگھاٹ	۱۹	۱	۲۰
موریاکنی	۲۰	۱	۲۱
کیرولائی	۲۱	۱	۲۲
کالکولم	۲۲	۱	۲۳
وانیمبلم	۲۳	۱	۲۴
پیتھہ پیریم	۲۴	۱	۲۵
کوڈیاتھور	۲۶	۱	۲۷
کالیکٹ	۲۷	۴	۳۱
کینانور / کدٹلائی	۳۱	۳	۳-۴/۸۶
ٹیلی چیری	۳	۱	۴
کوڈالی	۴	۱	۵
پینگاڈی	۵	۲	۷
موگرال	۷	۱	۸

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
مرکرہ	۸-۴/۸۶	۲	۱۰-۴/۸۶
بنگلور	۱۰	۴	۱۴
شیموگہ	۱۴	۱	۱۵
سوراب	۱۵	۱	۱۶
ہبلی	۱۶	۱	۱۷
لونڈہ۔بلگام	۱۸	۱	۱۹
ساونت واڑی	۱۹	۱	۲۰
تیماپور	۲۰	۱	۲۱
دیودرگ	۲۱	۱	۲۲
یادگیر	۲۲	۴	۲۶
گلبرگہ / شاہ آباد	۲۶	۱	۲۷
یادگیر	۲۷	۱	۲۸
چنتہ کنٹہ	۲۸	۲	۳۰
دڈمان	۳۰	۱	۱-۵/۸۶
محبوب نگر / جڑچرلہ	۲	۲	۴
شادنگر	۴	۱	۵
حیدرآباد	۵	۱	۶
عادل آباد	۶	۱	۷
چنداپور / کاماریڈی	۷	۱	۸
سکندرآباد	۸	۱	۹
حیدرآباد	۹	۱	۱۰
علاقہ ورنگل	۱۰	۵	۱۵
حیدرآباد	۱۵	۸	۲۳
ظہیرآباد	۲۳	۱	۲۴
عثمان آباد	۲۴	۱	۲۵
پونہ	۲۵	۱	۲۶
بمبئی	۲۶	۴	۳۰
اٹارسی	۱-۶/۸۶	۱	۲-۶/۸۶
قادیان	۴-۶/۸۶	-	-
—	—	—	—

ولادتیں

(۱) خاکسار کی ماموں زاد بہن عزیزہ منظورہ بیگم صاحبہ کو مورخہ ۲۱ جنوری کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود مکرم ناصر احمد صاحب آف کوڈالی کا لڑکا اور مکرم پی محمد صاحب کا نواسہ ہے۔

محترم پی محمد صاحب شکرانہ میں ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ۵/- روپے اور صدقہ میں ۲۵/- روپے دے کر زچہ بچہ کی خیریت کے لئے نومولود کی صحت مند زندگی اور درازیٔ عمر کے لئے اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

(۲): — عزیزہ امۃ المجیب سلمہا اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲-۱-۸۶ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم کا نواسہ اور چوہدری محبوب احمد صاحب گجراتی باڈی گارڈ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا پوتا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین بنائے۔ آمین

خوشی کے اس موقعہ پر عزیزہ کے بھائی مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی انسپکٹر وقف جدید نے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(۳): — خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبد الکریم صاحب ناصرآبادی درویش قادیان کی چھوٹی بیٹی عزیزہ زرینہ بیگم حال مقیم لاہور کو مورخہ ۳۰-۱۲-۸۵ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح اُن کے منجھلے بیٹے عزیز عبد اللطیف صاحب کو مورخہ ۲۴-۱-۸۶ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

اسی خوشی کے موقعہ پر موصوف نے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرکے نومولود بچوں کی صحت و سلامتی نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۴): — مکرم عبد الرشید خان صاحب جماعت احمدیہ مورنج پور کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک صالح و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۵): — عزیزہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مشتاق احمد صاحب وانی کو مورخہ ۷ نومبر ۱۹۸۵ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے پہلے ہی نومولود کا نام "اعجاز احمد" تجویز فرمایا تھا۔ نومولود محترم حکیم میر غلام محمد صاحب مرحوم آف یاری پورہ کا نواسہ اور محترم بشیر احمد صاحب وانی مرحوم آف بانڈی پورہ کا پوتا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر محترم مشتاق احمد صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(۶): — اللہ تعالیٰ نے عزیزہ سیدہ امۃ القدوس یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم نور الدین سلیم صاحب کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب ممتاز شیموگہ کی نواسی ہے اور مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب سکندرآباد کی پوتی ہے۔ اس خوشی میں مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بچی کا نام امۃ الہادی تجویز ہوا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(ادارہ)

درخواست دعا

مکرم یوسف احمد صاحب الہ دین سکندرآباد جو حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کے بیٹے ہیں اور آپ کے والد صاحب کی جماعتی خدمات بھی نمایاں رہی ہیں۔ اور تاریخ احمدیت میں بھی محفوظ ہیں۔ ان دنوں کافی مالی طور پر پریشان ہیں۔ صحت بھی بہت گر گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ پریشانیوں سے نجات دے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے مستقبل کو روشن کرے۔

(ادارہ)

Phone No. 35

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

13th. FEBUARY 1986 MUSLEH MAUOOD NUMBER PRICE Rs. 2.50

'Only Tittle Printed' Rama Art Press, Amritsar Ph. : 47434